سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: پندرہویں

رسالہ نمبر 6

سل السیوف الھندیۃ (۱۳۱۲ھ)
علٰی کفریات بابا النجدیہ

نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

سل السیوف الھندیة علٰی کفریات بابا النجدیة ۱۳۱۲ھ

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۳۰: از بدایوں مرسلہ مولٰینا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولٰی ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولٰینا مرجع الفتاوی والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب!

اللھم ادم افاضاتھم وافاداتھم، السلام علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو مقلد دیکھیں مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط مستقیم وایضاح الحق ویکروزی وتنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بتاتے ہیں اور اس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے ہیں اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہاء کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا** (بیان کرو اجر حاصل کرو۔ت)

الجواب:

الحمد للہ علی دین الاسلام والسلام علی نبی السلام سلام المسلمین بعون السلام وعلٰی

الہٖ وصحبہ فی دار السلام، ایھا المسلمون! پیش از جواب اتنا عرض کروں کہ اس تحریر سے مقصود دو امر محمود:

اولا: عامہ مسلمین وبرادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل، اور ان کا امام وطائفہ ایسی شناعتوں کو موجد وقائل،

ثانیًا: کبرائے وہابیہ پر عرض ہدٰی وخوف خدا کہ دیکھوں کیسے کو امام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضل مبین کے پیچھے جاتے ہو، تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے۔

بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت کہ باکہ باختہ عشق درشب دیجور

(صبح کی حشر میں تجھے معلوم ہوجائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے لڑاتے رہے۔ت)

غصے سے کام نہیں چلتا، بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا "اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ"[1] (میں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں۔ت) ایک ذرا تعصب ونفسانیت وحمایت امام وحمیت جاہلیت سے جدا ہو کر للہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجئے سب کتابوں کے نشان صفحات بتادئے ہیں جس میں شبہہ ہو تطبیق کرلیجئے، پھر اگر نگاہ انصاف میں تمھارے مذہب وامام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات وضلالات پھر اصرار نہ کرو، بددین کی پیروی کا دم نہ بھرو۔ اور اگر طاقت جواب ہے تو کیوں پیچ وتاب ہے، ہمیں گو ہمیں میدان، اظہار حق سے کیوں خائف وترساں آدمی بن کر اور کی سنی اپنی کہی، ایک مکابرہ عناد کی نہیں سہی، یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہے اس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلئے یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے جید وردی میزان عمل میں تل جائے، اے رب میرے! ہدایت فرما انك انت السمیع القریب وما توفیق الا باللہ الیہ توکلت والیہ انیب (تو قریب وسمیع ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے اور اسی کی طرف لوٹتا ہے۔ت) بلاشبہہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقینا کفر لازم اور حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحاب فتاوٰی اکابر واعلام ان پر حکم کفر ثابت وقائم، ان کے عقیدوں مکیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذاللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیرووں کے صریح کافر بت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے رود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی الکوکبۃ الشھابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے ستر کفریات کا شمار کیا کہ بحوالہ کتاب وصفحہ ان کے پیشوا کی کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر ائمہ کرام وعلمائے عظام کی تصانیف سے اسی طرح بہ نشان صفحات ان باتوں پر حکم کفر مع ترجمہ لکھے، بحمداللہ تعالٰی اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی انکھوں دیکھا چاہے اس کی کتابوں سے صفحہ کے

[1] القرآن الکریم ۳۴/ ۴۶

نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے، وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں:

(۱)قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاوٰی قاضیخاں (۸) بحر الرائق (۹) نہر الفائق (۱۰) اشباہ والنظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجمع الانہر (۱۴) شرح وہبانیہ (۱۵) ردالمحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی (۱۷) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامہ عبدالغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابواللیث (۱۹) فتاوٰی ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاوٰی خلاصہ (۲۱) فتاوٰی بزازیہ (۲۲) فتاوی تاتار خانیہ (۲۳) مجمع الفتاوٰی (۲۴) معین الحکام علامہ طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزانۃ المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواہر الاخلاطی (۲۹) تکملہ لسان الحکام (۳۰) الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفاء شریف للامام القاضی عیاض المالکی (۳۲) شرح الشفا للملا علی قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی (۳۴) شرح المواہب للعلامہ الزرقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری (۳۶) شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی (۳۸) الدرر السنیہ للعالامۃ السید الشریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی (۳۸) الدرالثمین للشاہ ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضح القرآن شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح (۴۲) یہاں تک کہ خود تقویۃ الامان اور (۴۳) اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا، اور (۴۴) نیز اس میں مدد لی گئی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی وشرح (۴۵) عقائد النسفی علامہ سعد تفتازانی و (۴۶) میزان الشریعۃ الکبرٰی امام عبدالوہاب شعرانی ومکتوبات (۴۷) جناب شیخ مجدد الف ثانی و (۴۸) حجۃ اللہ البالغہ و (۴۹) انتباہ فی سلاسل اولیاء ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب، یہاں تک کہ (۵۰) مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن بھوپالی ظاہری آنجہانی وغیرہا سے، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کروں:

کفریہ اول: تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰:

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کرلیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے[2]۔"

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالٰی کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے توصراحۃ لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں۔ ہاں حاصل کرلینے کا اختیار رکھتا ہے، یہاں صراحۃ اللہ تعالٰی کی طرف

---

[2] تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۴

جہل نسبت کیا اور اس کے علم قدیم کو ازلی نہ مانااور اس کی صفت کو اختیاری جانا،یہ تینوں باتیں صریح کفر ہیں، عالمگیری مطبع مصر جلد ۲ ص ۲۹۸، بحر الرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹، بزازیہ طبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳ جامع الفصولین مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۲۹۸:

یکفر اذاوصف اللہ تعالٰی بمالایلیق بہ او نسبہ الی الجھل اوالعجز اوالنقص[3] ۔	جو اللہ تعالٰی کی شان میں ایسی بات کہے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۱۶۲:

لوقال علم خدائے قدیم نیست یکفر[4] ۔	جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے۔

شرح عقائد نسفی طبع قدیم ص ۲۱:

الصادر عن الشیئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ[5] ۔	جو کسی سے اس کے قصد واختیار سے صادر ہو وہ ضرور حادث ونو پیدا ہوگا۔

فقہ اکبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ وشرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۲۹۶ھ ص ۲۹:

صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولامخلوقۃ فمن قال انھا محدثۃ او وقف فیھا اوشك فیھا فھو کافر باللہ تعالٰی[6] ۔	اللہ تعالٰی کی سب صفتیں ازلی ہے نہ وہ نو پیدا ہیں نہ مخلوق، تو جو انھیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفریہ دوم: بعض علماء دلیل لائے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مثل تمام صفات کمالیہ میں شریک وہمسر اگر ممکن ہو تو **معاذاللہ** آیہ کریمہ وخاتم النبیین کی تکذیب لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور کا کلام سنئے، یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴:

بعد اخبار است کہ ایشان رافراموش گردانیدہ شود، پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر	خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی ان کی خبروں کو بھول جائے پس حضور علیہ السلام کی مثل کا وجود ممکن ہونا ہر کسی نص

[3] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۵۸

[4] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲ /۲۶۲

[5] شرح العقائد النسفیہ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۲۳

[6] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل بصفات الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵

تکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است[7]۔	کی تکذیب کاسبب نہیں ہوسکتا جبکہ نزول قرآن کے بعد قرآن کاسلب ہوجانا ممکن ہے۔(ت)

یہاں صاف بے پردہ اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہوجائے تو کچھ حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگرانھیں بھلاکر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہاں سے آئے گی اب کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں کہ جھوٹ پر اطلاع پائے۔شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱:

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی الہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلك المصلحۃ بزعمہ اولم یدعھافھو کافر باجماع[8]۔	جو اللہ تعالٰی کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت،ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نبوت کااعتقادرکھتاہو اینہمہ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خوداس میں کیسی مصلحت کا ادعاء کرے یانہ کرے ہرطرح بالاتفاق کافرہے۔(ت)

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلٰوۃ والثناء کاکذب جائز جاننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کاکذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافرومرتد نہ ہوگا!

کفریہ سوم: صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا:

روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں رابدست قدرت خاص خود گرفتہ وچیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمودہ کہ ترا ایں چنیں دادہ ام وچیزہائے دیگر خواہم داد[9]۔	ایک روز اللہ تعالٰی نے اس حضرت کادایاں ہاتھ اپنے دست قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی ایک بلندوبالا عجیب چیز کو پیش کرکے فرمایا تجھے یہ دیااور اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔(ت)

ص ۱۳: مکالمہ ومسامرہ بدست می آید[10] (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ت)

---

[7] رسالہ ایک روزہ (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

[8] الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۲/ ۲۶۹

[9] صراط مستقیم خاتمہ دربیان پارہ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴

[10] صراط مستقیم ہدایت اربعہ دربیان ثمرات حب المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۲

ص ۱۵۴: گاہے کلام حقیقی ہم می شود[11] (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ت) یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزی صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۳:

ہمکلامی باخدائے عزوجل مختص است بملائکہ وانبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام وغیر ایشاں راہر گز میسر نمی شود، پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آن ست کہ ماہمہ را پیغمبراں یا فرشتہا سازد[12]۔	اللہ تعالٰی سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے خاص ہے، علیہم الصلٰوۃ والسلام ان کے علاوہ کسی دوسرے کو ہر گز میسر نہیں ہوتی۔ پس اللہ تعالٰی سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔(ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کا مدعی کافر ہے فرمایا:

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لماھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلی آلہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین[13]۔	اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اس کے مراتب میں اعلی مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

اسی طرح شفاء شریف میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اسی میں ہے ص ۳۶۲:

وکذالك من ادعی منھم انہ یوحی الیہ وان لم یدعی النبوۃ وانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[14]۔	اسی طرح جو جھوٹا متصوف دعوی کرے کہ اللہ تعالٰی اسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا کہ وہ آسمان تک چڑھتا جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے، یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

[11] صراط مستقیم باب سوم تکملہ دربیان سلوك ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۴۳
[12] فتح العزیزی (تفسیر عزیزی) آیہ ۲/ ۱۱۸ کے تحت مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۲۷
[13] الدوانی علی العقائد العضدیہ بحث توبہ سے قبل مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۰۶
[14] الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۷۰-۲۷۱

حوروں سے اس معانقہ کے دعوی پر تو یہ حکم ہے رب العزۃ سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا!

کفریہ چہارم: تقویۃ الایمان ص ۱۴:

"جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے[15]۔"

ص ۱۶ و ۱۷: "اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانیو[16]۔"

ص ۱۸: "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان[17]۔"

ص ۷: "اوروں کو ماننا محض خبط ہے[18]۔"

مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ تعالٰی عزوجل کا ماننا رکن ایمان ہے یونہی اس کے انبیاء وملائکہ، کتابوں، جنت، نار وغیرہا ایمانیات کا ماننا ان میں سے ہے جسے نہ مانے گا کافر ہوگا۔ ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحۃً انبیاء وغیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہوا کہ خود کفر ہے اور اللہ تعالٰی ورسول پر اس کے حکم کا افتراء دوسرا کفر۔ **آیت** بقرۃ:

"ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡہُمۡ"[19]	موضح قرآن: تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانیں گے۔[20]

آیت اعراف:

"قَالَ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡۤا اِنَّا بِالَّذِیۡۤ اٰمَنۡتُمۡ بِہٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۷۶﴾"[21]	موضح قرآن: کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے۔[22]

آیت آخر بقرۃ:

۱"اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ	موضح قرآن: مانا رسول نے جو کچھ اترا اس کو اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

[15] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراك مطبع علیمی اندرون لوہاری دوازہ لاہور ص ۱۰

[16] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراك مطبع علیمی اندرون لوہاری دوازہ لاہور ص ۱۲

[17] تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراك مطبع علیمی اندرون لوہاری دوازہ لاہور ص ۱۲

[18] تقویۃ الایمان مقدمۃ الکتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری دوازہ لاہور ص ۵

[19] القرآن الکریم ۲ /۶

[20] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۴

[21] القرآن الکریم ۷ /۷۶

[22] موضح القرآن ترجمہ وتفسیری شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۴

وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟" [23]	اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔ [24]

دیکھو اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، نبیوں سب کو مانا، یہ کہتا ہے "اللہ نے فرمایا میر سوا کسی کو نہ مانیو" اگر اس کے کلام کے کچھ نئے معنی اپنی جی سے گھڑے بھی تو **اول:** تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنی!

شفاء شریف ص ۳۲۳:

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل [25]۔	صریح لفظ میں تاویل کا دعوی مقبول نہیں۔

ثانیا: وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نری گھڑت جو اسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵:

"یہ محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ [26]" یہ نفیس فائدہ ہے ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحہ کا جواب شافی رہے۔

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان مترجمہ سلطان خاں مطبع فاروقی ص ۷۳:

"اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو ان کو نہ مانے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے [27]۔"

سبحن اللہ! دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وہ بھی کافر دوزخی "كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ" [28] (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی۔ت)

---

[23] القرآن الکریم ۲/ ۲۸۵

[24] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۶۱

[25] الشفاء بتعریف حقوق المصطفی الباب الاولی فی بیان ماھو حقہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ۲/ ۲۱۰

[26] تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۹

[27] تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۰۵

[28] القرآن الکریم ۳۳/ ۲۵

کفریہ پنجم: صراط مستقیم بعض اولیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۷:

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد و من وجہ محقق در شرائع [29]۔	صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے۔(ت)

ص ۳۹:

علوم کلیہ شرعیہ اور ابد و واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی وبوساطت انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام پس در کلیات شریعت وحکم واحکام ملت او راشا گرد انبیاء ہم می تواں گفتہم استاذ انبیاء ہم ونیز طریق اخذ آنھم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آں را در عرف شرح بہ نفث فی الروع تعبیر می فرمایند وبعضے اہل کمال آن را بوحی باطنی می نامند [30]۔	امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں،ایک فطری نور کے ذریعہ سے،دوسرا انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کے واسطہ سے،پس شرعیہ کلیات اور حکم واحکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں۔(ت)

ص ۴۰:

ہمیں معنی را بامامت ووصایت تعبیر میکنند [31]۔	اس معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں۔(ت)

ص ۴۱:

لابد او را بمحافظتے مثل محافظت انبیاء کہ مسمّٰی بہ عصمت ست فائزمے کنند [32]۔	ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں۔(ت)

ص ۴۲:

ندانی کہ اثبات وحی باطنی وعصمت مرغیر انبیاء را مخالفت سنت واز جنس اختراع بدعت	یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور

[29] صراط مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳
[30] صراط مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۴
[31] صراط مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵
[32] صراط مستقیم فصل ثانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

است وندانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند[33]۔	از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہوچکے ہیں۔ (ت)

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیال اولیاء کو احکام شریعت بے وساطت انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام وحی باطنی سے پہنچتے ہیں وہ احکام شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول: اور احکام شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدین امت سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچنا ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق وکمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھند نا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔ تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۴۴۳:

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست[34]۔	شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۱۴۰:

انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ درخانہ کعبہ برود ووضع حمل نماید دروغیست پر بیمزہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ[35]۔	جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر یہ سب جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے۔ (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵:

الامام عندھم ھو المعصوم المفترض	رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اس کی

[33] صراط مستقیم ہدایت رابعہ در بیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۶

[34] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۴۹

[35] تحفہ اثناء عشریہ کید ہشتاد وہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۷۹

طاعتہ الوحی الیہ وحیا باطنیا وھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم نبوۃ قبحھم اللہ تعالٰی [36]۔	اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت، وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ ولی اللہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں، شفاء شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعوٰی کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

کفریہ ششم: صراط مستقیم ص ۹۵:

صرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آن با تعظیم واجلال بسویدائے دل انسان می چسپد وایں تعظیم واجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد [37]۔	اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم واجلال نماز میں ملحوظ ومقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (ت)

یہ صراحۃً حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور ان کی شان میں ادنٰی گستاخی کفر، جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے۔ للہ انصاف! بدر جہاں بدتر گناہ در کنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کو گدھے یا کتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی نہ دی؟ کیا تمہارے ساتھ شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو تو جانو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا "وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ﴿۲۲۷﴾" [38] (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ت)

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللہُ	بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

[36] الدر الثمین شاہ ولی اللہ
[37] صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶
[38] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

"فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾ "[39]	اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔(ت)

اور یہ وجہ خبیث خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو عظمت کے ساتھ اور ان کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کو لزوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجہ کافی کہ اس بناء پر التحیات میں السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اور اشھدان محمدًا عبدہ ورسولہ، پچھلے قعدہ میں اللھم صلی علی محمد وال محمد، ہر رکعت میں صراط الذین انعمت علیھم یوں ہی نمازوں میں وہ سورۃ وآیت جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یا کسی نبی یا ملک یا کسی نیک بندے یا کعبہ وغیرہ معظمات دینیہ کا ذکر یا خطاب رہے، خلاصہ ی کہ الھکم التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذاللہ شرک کی راہ ہوا اور شریعت محمدیہ علی صاحبھا افضل الصلوۃ والتحیۃ عیاذًا باللہ ان شرکیات کی واجب وسنت وجائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔ شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳:

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ[40]۔	جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع صدیقی ص ۲۱۰:

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم تنویھا بذکرہ و اثباتا للاقرار برسالتہ واداءً لبعض حقوقہ[41]۔	پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا ان کا ذکر پاک بلند اور ان کی وساطت کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق کا ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ مجدد صاحب مطبو لکھنؤ ج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶:

خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند کہ سجدے استیلا یافتہ است کہ در صلوۃ آنرا	خواجہ محمد اشرف ورزش نے رابطہ (تصویر شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں

[39] القرآن الکریم ۳۳/ ۵۷
[40] الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکہ الصحافیہ ۲/ ۲۷۱
[41] حجۃ اللہ البالغہ الامور التی لابد منھا فی الصلوۃ المکتبہ السلفیہ لاہور ۲/ ۶

مسجود خود میداند وبیند واگر فرضا نفی کند منتفی نمیگردد محبت اطواراین دولت متمنائے طلاب ست از ہزاران یکے رامگر بد ہند صاحب ایں معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست یحتمل کہ باندک صحبت شیخ متقدا جمیع کمالات او راجذب نماید رابطہ راچرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرامحاریب و مساجد را نفی نہ کنند وظہور ایں قسم دولت سعاد تمندان رامیسر است تادر جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند ودر جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ درنگ جماعہ بیدولت کہ خود رامستغنی دانند وقبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود رابرہم زنند[42]۔	میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اور اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے، اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اسکے تمام کمالات کو جذب کردے گی لوگ رابطہ (تصور شیخ) کی نفی کیوں کرتے حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجودوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعاتمندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خود سر ہوجاتے ہیں۔ (ت)

سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا، نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر، تف بر روئے کافروش وکفران کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدر جہانج بدتر اور کہاں شیخ طریقت وآقائے نعمت وخداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے، نہ مسجود لہ، جو اس قبلہ سے پھرا وہ بے دولت تباہ ہوا اس کا کام برباد ہوگیا تصویر شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبان خدا اس کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر وشرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھالتے ہیں ادھر جھکاتے ہیں یا ادھر ڈالتے ہیں۔

[42] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ خواجہ محمد اشرف وحاجی محمد نولشکور لکھنؤ ۲/ ۴۶

یادامن یار رفت از دست یا ایں دل زار رفت از دست

(یار کادامن ہاتھ سے گیا یا یہ آزردہ دل سے ہاتھ گیا۔ت)

"کَذٰلِکَ الْعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ ۘ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ "[43]	مارایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (ت)

کفریہ ہفتم: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وفات پائے گا زمین میں نرے کافرہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی، تقویۃ الایمان ص ۴۴ پر حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا:

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہوگا رائی کے دانے بھر ایمان سو رہ جائیں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاویں گے اپنے دادوں کے دین پر[44]"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی، تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی نقل کئے اور ان کا ترجمہ لکھا ص ۴۵: "نکلے کا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسٰی بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈھے گا اس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باد ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالے گی اس کو[45]۔"

باایںہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا: "سو پیغمبر خدا کے فرمان کے موافق ہوا[46]۔"

اب نہ خروج دجال کا انتظار نہ نزول مسیح درکار، ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چلی گئی تمام مسلمانوں کے کافر بت پرست بنانے کو ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی، یہ کھلم کھلا اپنے اور اپنے تمام پیرووں کے کفر شرک کا اقرار ہوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب

---

[43] القرآن الکریم ۶۸ /۳۳

[44] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراك فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۱

[45] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراك فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۱

[46] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراك فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۰

کافربت پرست ہیں جن میں یہ خوداوراس کے پیرو بھی داخل،اور جو کفر کااقرار کرے آپ کافرہے۔

خلاصہ وتکملہ لسان الحکام للعلامۃ ابراہیم الحلبی مطبوعہ مصر ۱۲۹۹ھ ص ۵۷:

فی النوازل رجل قال انا ملحد یکفر [47]۔	نوازل میں ہے جو اپنے کفر کااقرار کرے کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۹:

مسلم قال انا ملحد یکفر ولوقال ما علمت انہ کفر لایعذر بھذا [48]۔	جو مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہوجائے گا اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

پھراس میں تمام امت کوکافربنایا، یہ دوسرا کفر ہے، شفاء شریف کی عبارت ابھی سن چکے، غرض اس کی کتابوں میں ایسے کفریات بکثرت ہیں جن پر بلا مبالغہ صدہا نہیں ہزارہاں وجہ سے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ **الکوکبۃ الشھابیہ** یا دیگر تحریرات **رائقہ البارقہ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ** وغیرہا مطالعہ کرے۔ یہ طائفہ وہابیہ کہ اس کے پیرو، اس کے ہم مذہب اس کے کلمات کی تصحیح وتحسین کرتے اسے امام وپیشوا مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر بھی عائد، اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، مطبع مصر ص ۳۱:

من تلفظ بلفظ کفر یکفر وکذا کل من ضحك علیہ اواستحسنہ اورضی بہ یکفر [49]۔	جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے یا اچھا سمجھے یا راضی ہو کافر ہوجائے۔

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۴:

من حسن کلام اھل الاھواء وقال معنوی اوکلام لہ معنی صحیح ان کان ذلك کفرا من القائل کفر المحسن [50]۔	جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہوگیا۔

پھران کی عبادت دائی کہ جس مسلمان کو مقلد پائے شرک بتائیں بحکم احادیث صحیحہ وروایات مصححہ فقہیہ ان پر لزوم کفر کے لئے بس ہے، صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷:

ایمارجل اوقال الاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما	حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ

[47] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/ ۳۸۷

[48] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۹

[49] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبہ دار الشفقت استنبول ترکی ص ۳۶۶

[50] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۴

(زاد مسلم) ان کان کما قال والا رجعت علیہ[51]۔	وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان میں ایک پر یہ بلاضرور پڑے اگر جسے کہا سچ کافر تھا، تو خیر ورنہ یہ لفظ کہنے والا پر پلٹ آئے گا۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶:

کذلك یا مشرك ونحوہ[52]۔	اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا کہ جسے کہا وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا۔

ہم نے الکوکبۃ الشہابیہ اور نیز النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید میں ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعوی کی مؤید، ۱عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۸: ۲ذخیرہ سے ۳برجندی شرح نقایہ مع لکھنوج ۲ ص ۶۸، ۴جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۲ ص ۶۵۱ ۴ دونوں ۵فصول عمادی سے، ۶حدیقہ ندیہ ص ۱۴۰ و ۱۵۶ ۷احکام حاشیہ درر وغرر سے، ۸جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ ۹قاضی خاں سے، ۱۰ردالمحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۳ ۱۱نہر الفائق سے ۱۲در مختار ص ۲۹۳، ۱۳شرح وہبانیہ سے ۱۴خزانۃ المفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر ۱۵بزازیہ ج ۳ ص ۳۳۱:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان ارادالشتم و لایعتقدہ کافرا لایکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بھذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر[53]۔	اسی قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر سمجھتا ہے اس بناپر یوں کہا تو کافر ہو جائے گا۔

در مختار: بہ یفتی[54] اسی تفصیل پر فتوی ہے۔ پر ظاہر کہ یہ لوگ اپنے مذہب واعتقاد کی رو سے مسلمانوں کو

---

[51] صحیح مسلم کتاب الایمان قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۵۷

[52] الحدیقہ الندیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ النوع الرابع مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۳۶

[53] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۸، الحدیقہ الندیہ النوع الرابع من الانواع الستین السب الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۳۶، شرح النقیایہ للبرجندی کتاب الحدود نولکشور لکھنو ۴/ ۶۸، ردالمحتار باب التعزیر داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۱۸۳

[54] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۲۷

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثل تقویۃ الایمان وتنویر العینین وتصانیف بھوپالی وغیرہا میں جابجا مصرح تو حسب تصریحات مذکورہ فقہائے کرام ان پر لزوم کفر میں اصلا کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی الاکید والکوکبۃ الشھابیہ وحصہ اول مجلد ششم العطایا النبویہ فی الفتاوٰی الرضویہ میں ہے، لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتمۃ المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ الکبراء البلد الامین شیخنا وبرکتنا وسیدنا وقدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنابہ وقدسنا بسرہ المکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی، ان گمراہوں کی نسبت تصریحا ارشاد فرمایا ص ۲۶:

ھٰولاء الملحدۃ المکفرۃ للمسلمین[55]۔	یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل، ردالمحتار ج ۳ ص ۴۵۷ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے:

الملحد اوسع فرق الکفر حدا[56]۔	ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا ص ۳۰:

امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثوھم فناظروھم فوجدوھم ضحکۃ ومسخرۃ کحمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ ونظروا الی عقائدھم فاذا ھی مشتملۃ علی کثیر من المکفرات[57]۔	مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علماء حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو ان کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے ان ملوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ نرے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں، اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو ان میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۳۲ سے ۳۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے ان میں بھی جابجا ان کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اس میں ان کے

---

[55] الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ مکتبۃ دار الشفقت ترکی ص ۳۸

[56] ردالمحتار باب المرتد دار حیاء التراث العربی بیروت ۲۹۶/۳

[57] الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ مکتبۃ دار لشفقت ترکی ص ۴۳ و ۴۴

معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۲۷: "فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَؕ"[58] مدہوش ہوگیا کافر۔

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژدہ ہزاروں وجہ سے کفر لازم، اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حکم۔

نسأل الله تعالٰی العفو والعافیه فی الدین والدنیا والاخرة۔	ہم اللہ تعالٰی سے دین اور آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔(ت)

تنبیہ نبیہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالٰی کے بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمہ خیر الانام علیہ وعلیہم والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت وشدید ایذائیں پاتے اس طائفہ کے پیر وپیرو سے ناحق ناروا بات پر سچے دل سے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر وشرک سنتے، ایسی ناپاک وغلیظ گالیاں کھاتے ہیں بااینہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ ان نالائق ولایعنی خباثتوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے، اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ، نے اس مبحث کا قدرے بیان آخر رسالہ **سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح** ۱۳۰۷ھ میں کیا اور وہاں بھی بآنکہ اس امام وطائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا، حکم کفر سے کف لسان ہی لیا۔

بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصا ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ماعلیہ ہے کے محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مرید اور ان کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس خبیث سے ظلم وفسق وفجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرات سے یہ سب کلمات کفر اعلٰی درجہ تواتر پر ہیں، پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں ان کے رخسار وبوار یہ کویہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے السلام کے نزدیک ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم، **والعیاذ باللہ القیوم الدائم**، امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں:

انه یصیر مرتدا قول جماعة وکفی بهذا خسارا و تفریطا[59]۔	وہ ایک جماعت کے قول پر مرتد ہوجائیگا اور یہ اس کے خسارہ اور سرکشی کو کافی ہے۔(ت)

[58] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۸

[59] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے، آمین! والحمد اللہ رب العالمین، واللہ سبحنہ و تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الحمد للہ جواب مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض نفائس زیادات کہ غرہ جمادی الاٰخرہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز و انجام ہوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی ووافی کلام ہوا، لہٰذا بلحاظ تاریخ سل السیوف الھندیۃ علی الکفریات بابا النجدیۃ[عــــہ] نام ہوا،

صلی اللہ تعالٰی علی سیدنا و مولٰینا محمد والہ وصحبہ اجمعین والحمد اللہ رب العالمین۔

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبد المصطفٰی

مسئلہ ۳۱: از جی آئی پی ریلوے اسٹیشن بھوساول مسئولہ عبدالباسط ۱۳ رمضان ۱۳۳۹ھ

مسلمانوں نے اتفاق کیا کہ جو مسلمان نماز نہ پڑھے گا وہ برادری سے خارج سمجھا جائے گا اس پر چند افراد جو نماز و روزہ وحج وزکوٰۃ کے پابند نہ ہوں عالم کے سمجھانے پر بھی نہ مانیں اور کہیں کہ پہلے شرابیوں اور زانیوں کو برادری سے خارج کرنا یہ ضرور اور فرض ہے سو اس کے نصیحت کرنے والے عالم کو کہیں کہ تم جھوٹے ہو اور تم پر خدا کی لعنت ہے حالانکہ وہ عالم ان کا امام ہے تو ایسے بے نمازیوں کو ابھارنے اور جرات دینے والے اور باوجود تاکید عالم کو جھوٹا اور لعنتی بنانے والے مسلمان (بے نمازیوں) کو شرع شریف کے موافق کیا تنبیہ ہونی چاہئے؟ ایسا کہنے والے ایمان سے خارج ہو چکے اور انھیں تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرانا ضرور ہے یا نہیں؟ اگر ایسے اشخاص اپنی بات رکھنے کے لئے نادانی سے یا مغروری سے استفتاء

عــــہ: قال الصاحب جمال الدین بن مطروح: ان کان بابا کم بذا راضیاء فرب غش قداتی من تصیح وقال غیرہ: ورام بابا ھم ماموراً فاخلفت ظنہ المقادر نقلھما فی حرف الباء من فوات الوفیات ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (م)	الصاحب (جمال الدین بن مطروحی نے کہا: اگر تمھارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات کھوٹا بھی کھری آواز دیتا ہے۔ اور کسی دوسرے نے کہا: تمھارے بابا نے کسی مامور کا قصد کیا تو پیمانوں نے اس کا اندازہ غلط کیا۔ دونوں شعر فوات الوفیات کے حرف باء میں اس نے نقل کئے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالٰی عنہ (ت)

نہ پڑھیں نہ تجدید نکاح شرم سے کریں اور مر جائیں تو مسلمان ایسوں کی میت میں جائیں اور قبرستان میں دفن کریں یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

وہ لوگ سخت اشد کبیرہ کے مرتکب ہوئے، مورد غضب جبار ہیں، مستحق نار ہیں، مستحق لعنت پروردگار ہیں، مگرا تنی بات پر صاف حکم کفر ان پر نہیں ہوسکتا، اگر مر جائیں تو ان کے ساتھ اسلامی برتاؤ فرض ہوگا ہاں اگر کوئی خاص مکالمہ ایسا تھا جس پر یہ جواب دینا موجب کفر ہو تو اس کا ذکر سائل نے نہ کیا۔ **واللہ تعالٰی اعلم**

مسئلہ ۳۲: از درنگر دایامہسانہ گجرات گاڑیکے دروازہ بنجارہ چاندا رسول کے پاس والا مکان مسئولہ عبدالرحیم احمد آبادی ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر الزام لگانا اور ان کو اپنے جیسا جاننا کفر ہے یا نہیں؟ تفصیل اس کی یہ ہے کہ جو وقت زید و عمر میں جھگڑا ہوا، عمرو نے زید کے پاس ایک رقعہ بھیجا جس کی نقل یہ ہے، **قولک مجھ کو اس کا مطلق رنج** نہیں، اقوال یہ بات تو سراسر غلط ہے کیونکہ سب وشتم اور برا کہنے سے مانند مقناطیس کے جس طرح لوہے میں اثر پیدا کرتا ہے اسی طرح دل پر اثر ہو جاتا ہے، خواص ہوں یا عوام، نبی ہو یا ولی سب کے دل پر غم تو ضرور سرایت کرتا ہے، دیکھئے ہمارے پیشوا فخر عالم محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو کفار قریش کی ایذا دہی وطعن زنی کی وجہ سے دل پر غم وحزن کا صدمہ از حد پہنچا تھا ہر وقت غم کی تسلی کے لیئے اللہ جل شانہ نے وقتاً فوقتاً جبریل علیہ السلام کی معرفت نازل فرمایا، جیسے قرآن مجید میں فرماتا ہے:

"وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾" [60]۔	اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو۔ (ت)

اب فرمایئے یہ الفاظ کفریہ ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا** (بیان فرمائے اجر پائے۔ ت)

الجواب:

سوال کی تفصیل سائل نے تحریر کی اس کے دیکھنے سے یہ الزام ثابت نہیں ہوتے کہ اس نے **معاذاللہ** حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر الزام رکھنا چاہا، یا **عیاذاً باللہ** حضور کو اپنے جیسا جانا، **واللہ تعالٰی اعلم**۔

[60] القرآن الکریم ۱۶/ ۱۲۷

مسئلہ ۳۳: از مدراس بتوسط جناب سید شاہ مخدوم محی الدین صاحب قاری نائب متولی مسجد والاجاہی ترلکھیڑی مسئولہ جناب شاہ محمد حسین صاحب قادری نائب قاضی اہلسنت مدراس ۲۲ رمضان ۱۳۳۹ھ

حضرت مولانا المحترم دام فیضکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی، ایک استفتاء بغرض جواب مرسل خدمت گرامی ہے، امید کہ جلد جواب باصواب مرحمت فرمائیں گے کیونکہ مدراس میں ایک شخص جو اپنے آپ کو قومی لیڈر کہلواتا ہے اور اپنے اخبار میں ہمیشہ بزرگان دین کی توہین کرتا ہے جس کے سبب قوم میں تفرقہ پڑرہا ہے اس کی تنبیہ اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے آپ کو تکلیف دی جاتی ہے امید کہ جواب سے سرفراز فرماکر عند اللہ ماجور رہوں گے

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کہ ایک مدراسی پرچہ نویس فاتحہ دلانے والوں پر شر انگیزی کرتا ہے جس کے خیالات یہ ہیں: "فاتحہ بدعت اور زیارت تربتہائے مطہرہ قبر پرستیاں اور اس کی تحریر سے حضرت غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فاتحہ دلانے والوں اور متبرک طعام کھانے والوں کو نام کی پوجا قبر کی پرستش کرنے والوں، خلافت کا خون پینے والے اور حضرت غوث الاعظم کی پاک ہڈیوں کو چبانے والے سنایا جارہا ہے، ۱۱ ربیع الآخر کے اخبار میں لکھا ہے: "آج اس کے مریدوں اور متعقدوں کو یہ حال ہے کہ نام کی پوجا اور قبر کی پرستش کررہے ہیں مگر خلافت کا خون پی رہے ہیں، حضرت غوث اعظم کی پاک ہڈیوں کو چبارہے ہیں، الخ" ۲ ربیع الاول کے پرچہ میں لکھا کہ: ان بدمعاشوں کو اس پر رونا نہیں آتا کہ حضرت شاہ بغداد کی روح کو کافروں نے ذلیل کیا ہے" اور ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ کے پرچے میں لکھا ہے جس کا عنوان یہ ہے: " جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے کہ اجل کا فرشتہ بندر بن کر شاہ یونان کو کاٹا۔" ۱۵ ماہ محرم ۱۳۳۷ھ کے پرچے میں لکھا ہے: "اذان میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سن کر انگوٹھے چوم لینا یا موئے مبارک کی زیارت کرلینا یا آثار خانہ کے روبرو سے گزرتے ہوئے گردن جھکا دینا یا جمعہ یا جمعرات کو فاتحہ کرلینا یہ باتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اطاعت نہیں۔" ایسے شخص کے لئے شرع شریف میں کیا حکم کرتی ہے، ایسے شخص کو مولانا، فخر قوم، فخر مسلمانان، لیڈر قوم کا لقب دینا دائرہ اسلام میں کوئی خدمت عطا کرنا اس کی تائید واعانت کرنا اس سے راہ ورسم رکھنا اس کا وعظ کرانا اس کا اخبار خریدنا کیا حکم رکھتا ہے؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

فاتحہ کو بدعت کہنا، زیارات مزاراتِ طاہرہ کو قبر پرستی بنانا، نیاز حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم

رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نام کی پوجا کہنا، تعظیم آثار شریفہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حضور کی اطاعت نہ ماننا، یہ سب شعار وہابیت ہیں اور وہابیہ گمراہ بددین بلکہ کفار ومرتدین ہیں، **کما حققناہ فی غیر ما کتاب** (جیسا کہ ہماری متعدد کتب میں اس کی تفصیل ہے۔ت) روح اقدس حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت وہ ناپاک کلمہ تذلیل لکھنا کذب وقبیح و توہین صریحہ ہے ان کے غلامان غلام کی روح کو تمام جہاں کے کفار ومشرکین ووہابیہ ومرتدین مل کر ذلیل نہیں کرسکتے۔

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠ ۸" [61]	عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (ت)

حضرت ملک الموت علیہ الصلٰوۃ والسلام کی نسبت بندر کاٹنے کالفظ ملک مقرب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ک توہین ہے کفر مبین ہے، ایسے شخص کو مولانا و فخر مسلمانان اور ہادی ورہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کافر وموجب غضب رب ہے،

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لاتقولوا للمنافق سیدنا فانہ ان یکن سیدکم فقد اسخطتم ربکم [62]	منافق کو "اے ہمارے سردار" نہ کہو کہ اگر وہ تمھارا سردار ہوا تو تم نے اپنے رب کا غضب اپنے سر لیا۔

فتاوٰی ظہیریہ واشباہ والنظائر ودرمختار وغیرہا میں ہے: **تبجیل الکافر کفر** [63] (کافر کی توقیر کفر ہے۔ت) انھیں میں ہے: **لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر** [64] (اگر مجوسی کو "اے استاد" توقیراکہا تو کفر ہے۔ت) اس کا واعظم کرانا حرام ہے، تبیین الحقائق امام زیلعی میں ہے:

لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیہم	کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ

[61] القرآن الکریم ۶۳/ ۸

[62] مسند امام احمد بن حنبل حدیث بریدہ الاسلمی رضی اللہ عنہ دار الکفر بیروت ۵/ ۷-۳۴۶، سنن ابی داؤد کتاب الادب باب لایقول المملوك آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۲۴

[63] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

[64] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

اھانة شرعا[65]۔	مسلمانوں پر شرعا اس کی توہین لازم ہے۔(ت)

اسلام کی کوئی خدمت اسے سپرد کرنا جس میں وہ مسلمانوں کا راز دار یا بعض مسلمانون کا سردار بنے سخت حرام ہے

قال اللہ تعالٰی "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ"[66]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے ایمان والو! غیر کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔

ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جب ایک کافر کو اپنا محرر بنانا چاہا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انھیں فرمان بھیجا:

لا اکرمھم اذ اھانھم اللہ و لا اعزھم اذ اذلھم اللہ ولا ادینھم اذ ابعدھم اللہ[67] وفی اخرٰی لیس لنا ان ناتمنھم وقد خونھم اللہ ولا ان نرفعھم وقد وضعھم اللہ[68]۔	میں کافر کو گرامی نہ کروں گا جب کہ انھیں اللہ نے خوار کیا، نہ انھیں عزت دوں گا جب کہ انھیں اللہ نے ذلیل کیا، نہ ان کو قرب دوں گا جب کہ انھیں اللہ نے دور کیا، دوسری روایت میں ہے ہمیں روا نہیں کہ کافروں کو امین بنائیں حالانکہ اللہ تعالٰی انھیں خائن بتاتا ہے یا ہم انھیں رفعت دیں حالانکہ اللہ سبحانہ، وتعالٰی نے انھیں پستی دی۔

درمختار میں ہے:

یمنع من استکتاب و مباشرة یکون بھا معظما عند المسلمین[69]۔	اسے کتابت اور ایسے کام سے روک دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کے ہاں معظم ٹھہرے۔(ت)

اس کی تائید واعانت حرام ہے،

قال اللہ تعالٰی "وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪"[70]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: گناہ اور حد سے بڑھنے پر مدد نہ دو۔

---

[65] تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق باب الامامة المطبعة الکبرٰی الامیریہ بولاق مصر ۱/ ۱۳۴

[66] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

[67] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیة ۵/ ۵۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[68] لباب التاویل (تفسیر الخازن) تحت آیة ۵/ ۵۱ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۲

[69] درمختار باب فصل فی الجزیة مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۲

[70] القرآن الکریم ۵/ ۲

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من مشی مع ظالم لیعینه وھو یعلم انه ظالم فقد خلع من عنقة ربقة الاسلام[71]۔	جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیشک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔

اس سے راہ ورسم میل جول رکھنا حرام ہے،

قال اللہ وتعالٰی "وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴿۶۸﴾"[72]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم[73]۔	ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس کا اخبار بطور پسند خریدنا ہر گز جائز نہیں جب کہ وہ ایسی ناپاک ومخالف دین باتوں پر مشتمل ہوتا ہے

قال اللہ تعالٰی "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ﴿۶﴾"[74]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی، واللہ تعالٰی اعلم	اللہ تعالٰی کا فرمان مبارک ہے کچھ لوگ لغو باتیں خریدتے ہیں کہ ان کے سبب براہ جہالت خدا کی راہ سے بہکادیں اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لئے ہے ذلت دینے والا عذاب۔

[71] المعجم الکبیر حدیث ۶۱۹ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱/ ۲۲۷، شعب الایمان حدیث ۶۷۵ ۷ در الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۱۲۲
کنز العمال حدیث ۱۴۹۵۵ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۶/ ۸۵، الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۵۷۰۹ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۵۴۷

[72] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

[73] صحیح مسلم باب نہی عن الروایۃ عن الضعفاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰

[74] القرآن الکریم ۳۱/ ۶

مسئلہ ۳۴: ازپڑاوہ علاقہ ریاست ٹونک محلّہ سلطان پورہ مسئولہ ابراہیم ۲۸ رمضان ۱۳۳۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں سے تعزیہ بناتاہےاور پرستش جیسے افعال اس سے سرزد ہوتے ہیں یعنی منت وغیرہ ماننا،اس شخص میں اور بت پرست میں کیافرق ہے؟اس کی زوجہ اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

تعزیہ بنانا ناجائز ہے مگر ہرگز کوئی مسلمان اس کی پرستش نہیں کرتا نہ اسے معبود جانتاہے،یہ مسلمان پر شدید بدگمانی ہے اور بدگمانی حرام،اوروہ منّتیں کہ مانی جاتی ہیں عرفی یااختراعی ہیں شرعی نہیں،بلکہ خود نذر شرعی کے عبادت ہونے میں کلام ہے۔نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیثوں میں نذر ماننے سے منع فرمایااور عبادت سے منع نہیں کیا جاتا۔صحیحین میں ابوہریرہ وعبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتنذروا فان النذر لایغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل[75]۔	نذر نہ مانو تقدیر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی اس سے تو فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔

اولیاء کے لئے نذر عرفی ف صدہا سال سے مومنین وصالحین میں معمولی ہے جس کا بیان ہماری کتاب "**السنیۃ الانیقہ فی فتاوٰی افریقہ**"میں ہے غرض اس کی زوجہ کااس کے نکاح میں نہ رہنا محض بلاوجہ خیال باطل ہے۔**واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۳۵: از غازی پور یوپی مسئولہ قاضی محمود احمد صاحب ۲ شوال ۱۳۳۹ھ

کیافرماتے ہیں علمائے دین ایسے شخص کی امامت کے بارے میں جو خلافت اسلامیہ کی تباہی اور مقامات مقدسہ پر قبضہ ہونے اعدائے دین اسلام کی مسرت میں شرکت کرتاہو اور مصیبت زدہ مسلمان کوئی ایسی تدبیر کرتے ہوں جس سے خلافت اسلامیہ کا وقار قائم ہوجائے اور جزیرۃ العرب پر اسلامی حکومت قائم ہوجائے تو مسلمانوں کے خلافت قاتلان اسلام کی نہ صرف امداد کرتا ہو بلکہ ان کی

[75] صحیح مسلم کتاب النذر قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۴۴

ف: نذر عرفی اور نذر فقہی کی وضاحت فتاوٰی رضویہ جلد ۱۳ مطبوعہ رضافاؤنڈیشن لاہور کے ص ۵۹۷ پر مسئلہ ۲۴۹ کے تحت فتاوٰی افریقہ سے نقل کردی گئی ہے اسے وہاں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے ۱۲

تحسین و تبریک اور ایسی مجالس میں شرکت کرتا ہوں جو خلافت کی تباہی و بربادی کے واسطے کی جاتی ہوں، اس سے تمام اہل اسلام کے قلوب متنفر ہوں کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

اگر یہ باتیں واقعی ہیں کہ وہ معاذاللہ شکست اسلام پر مسرت کرتا ہے اور قاتلان مسلمین کی تحسین، تو اس کی قابلیت امامت درکنار اس کے اسلام ہی میں کلام ہے، باقی وہ ناجائز طریقے جو مدعیان حمایت نے نکال رکھے ہیں اور جس میں مشرکین سے محبت و وداد بلکہ غلامی وانقیاد برت رہے ہیں، وہ سب مخالف قرآن عظیم ہیں، مسلمانوں کو ان سے جدائی فرض ہے،

قال اللہ تعالٰی "لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْؕ"[76]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: تم نہ پاؤ گے انھیں جو ایمان رکھتے ہیں اللہ وقیامت پر کہ اللہ ورسول کے مخالفوں سے دوستی کریں اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔

اور فرماتا ہے:

"وَلَوْ كَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِیِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِیَآءَ"[77]۔	اور اگر انھیں اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان ہوتا تو کافروں کو اپنا دوست یا مددگار نہ بناتے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۶ و ۳۷:　از سہرام محلہ پرتالہ ضلع آرہ مسئولہ قدرت اللہ صاحب　۵ شوال ۱۳۳۹ھ

(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اثنائے تقریر میں کہا کہ غلاف کعبہ جلادیا گیا، دوسرے نے کہا کیا ہوا دوسرا غلاف آجائے گا۔ اس پر کہا گیا کہاں سے آئے گا، قسطنطیہ سے تو نہیں آسکتا۔ تو اس نے جواب دیا کیا کعبہ کو جاڑا لگتا ہے، ایسا کہنے والے کے لئے عندالشرع کیا حکم ہے؟

(۲) خلیفۃ المسلمین کے لئے احکام کو ماننا یا ان کی مدد کرنا ان کے وقار کو قائم رکھنا اندر حدود والوں پر فرض ہے یا ہندوستانیوں پر بھی؟ **بینوا توجروا۔**

---

[76] القرآن الکریم ۵۸/ ۲۲

[77] القرآن الکریم ۵/ ۸۱

الجواب:

(۱) اس کے کلام سے استہزا مترشح ہوتا ہے اس پر توبہ فرض ہے، اور اگر معاذاللہ فی الواقع کعبہ معظّمہ سے استہزا مقصود ہو تو کفر ہے۔

(۲) احکام سلطانی اس کے قلمرو تک ہیں اور اعانت وحمایت ابتداءً اس ملک والوں پر ہے اور وہ عاجز ہوں یا نہ کریں تو قریب والوں پر یونہی منتہائے دنیا تک، مگر ہر فرض بقدر استطاعت ہے اور ہر مطالبہ بقدر قدرت، بحالت موجودہ ہندوستانیوں کو جہاد قائم کرنے کی اجازت شرع میں نہیں۔ **کما ھو مبین فی المحجۃ المؤتمنۃ** (جیسا کہ **المحجۃ المؤتمنۃ** میں اس کا تفصیلی بیان ہے۔ت) **واللہ تعالٰی اعلم**

مسئلہ ۳۸: از سرکار اجمیر مقدس لنگر گلی مسئولہ حکیم غلام علی صاحب ۶ شوال ۱۳۳۹ھ

اگر کوئی مولوی اپنے مدرسہ کے دروازے پر اور خلافت کے بورڈ پر اور خلافت کی ٹوپی پر اور خلافت کی رسید پر فقط اجمیر لکھے کیا اجمیر کے ساتھ شریف نہ لکھنا اور اصلی نام غلام معین الدین پر غلام نہ لکھنا خلاف عقیدہ اہلسنت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب:

اجمیر شریف کے نام پاک کے ساتھ لفظ شریف نہ لکھنا اور ان تمام مواقع میں اس کا التزام کرنا اگر اس بنا پر ہے کہ حضور سید ناخواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالٰی عنہ کی جلوہ افروزی حیات ظاہری ومزار پر انوار کو (جن کے سبب مسلمان اجمیر شریف کہتے ہیں) وجہ شرافت نہیں جانتا تو گمراہ بلکہ عدو اللہ ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے:

من عادٰی لی ولیًا فقد اٰذنتہ بالحرب [78]۔	جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی اس کے خلاف میرا اعلان جنگ ہے۔(ت)

اور اگر یہ ناپاک التزام بربنائے کسل وکوتاہ قلمی ہے تو سخت بے برکتا اور فضل عظیم وخیر جسیم سے محروم ہے **کما افادہ الامام المحقق محی الدین ابوزکریا قدس سرہ فی الترضی** (جیسا کہ امام محقق محی الدین ابوزکریا قدس سرہ نے ترضی میں بیان فرمایا ہے۔ت) اور اس کا مبنٰی وہابیت ہے تو وہابیت کفر ہے، اس کے بعد ایسی باتوں کو کیا شکایت ع

[78] صحیح البخاری کتاب الرقاق قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳ و ۹۶۴

ماعلی مثلہ بعد الخطاء

(خطاء کے بعد اس کی مثل مجھ پر نہیں۔ت)

اپنے نام سے لفظ غلام اس بناپر ہے کہ حضور خواجہ خواجگان رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنہم کا غلام بننے سے انکار واستکبار رکھتا ہے، توبدستور گمراہ اور بحکم حدیث مذکورہ عدواللہ ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم، قال اللہ "اَلَیۡسَ فِیۡ جَہَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡمُتَکَبِّرِیۡنَ ﴿۶۰﴾"[79] (اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے: کیا نہیں جہنم میں ٹھکانا متکبرین کا۔ت) اور اگر بربنائے وہابیت ہے کہ غلام اولیائے کرام بننے والوں کو مشرک اور غلام محی الدین وغلام معین الدین کو شرک جانتا ہے تو وہابیہ خود زندیق، بے دین، کفار ومرتدین ہیں "وَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ﴿۵﴾"[80] (اور کفار کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ت) واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۹: از رانی کھیت محکمہ ملٹری وائس مسئولہ ثناء اللہ سب اوور سیئر ۶ شوال ۱۳۳۹ھ

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہا کہ تمھارا رکوع، سجود بالشرع نہیں ہے، اس پر اس نے فوراً یہ کہا یہ آج سے القط ہے، جوآج سے نماز پڑھے وہ مادر........ ہے اور اس سے کہا کہ تم نے داڑھی منڈوائی تو کہا کہ سنت ہے، ایسے شخص پر کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب:

اس کا دوسرا لفظ کہ داڑھی منڈوانے کے جواب میں کہا سنت ہے، اگر داڑھی منڈوانے کو سنت کہا تو ضرور کلما کفر ہے، اور اگر یہ مطلب تھا کہ داڑھی رکھنا صرف سنت ہے، فرض واجب نہیں کہ اس کے ترک سے میں نے گناہ کیا تو اگرچہ اس کا یہ جواب شیطانی ہے مگر کفر سے بچ جائے گا، لیکن وہ گالی جو اس نے نماز پڑھنے والے کو دی ضرور کلمہ کفر ہے اس پر فرض ہے کہ نئے سرے سے مسلمان ہو پھر عورت کو رکھنا چاہے تو اس سے دوبارہ نکاح کرے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۰: از قصبہ رچھا روڈ ضلع بریلی مسئولہ حکیم محمد احسن صاحب ۹ شوال ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں پر کسی فعل ناجائز کے سبب کفر کا فتوی دینا جائز ہے یا نہیں ہے؟ بینوا توجروا

---

[79] القرآن الکریم ۳۹ /۶۰

[80] القرآن الکریم ۵۸ /۵

الجواب:

فعل ناجائز کہ صرف گناہ ہو محض اس کی وجہ سے کفر کا فتوٰی دینا سید وغیر سید کسی پر بھی جائز نہیں **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۴۱ تا ۴۲: از جمشید پور ڈاک خانہ خاص ضلع سنگھ بھوم آفس کار کیبے مسئولہ حمید اللہ ۹ شوال ۱۳۳۹ھ

(۱) مسلمان یا ہندو کسی مسلمان کا نام لے کر کہیں کہ فلاں شخص کی جے۔ جیسے شوکت علی محمد علی کی جے، یہ درست ہے یا نہیں؟

(۲) شوکت علی وغیرہ کے مجلسوں میں جانا درست ہے یا نہیں؟ اور لفظ مہاتما کہنا جائز ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

(۱) جے جو کافر بولتے ہیں جیسے گاندھی وغیرہ کی یا عام ہنود کی، یہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے، درمختار وغیرہ میں ہے: **تبجیل الکافر کفر**[81] (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ت) یونہی جو نام کا مسلمان حد کفر تک پہنچ گیا ہو اس کی جے کا بھی یہی حکم ہے، اور مسلمان کی جے بولنا بھی منع ہے کہ کفار سے مشابہت ہے۔

(۲) مشرک کو مہاتما کہنا حرام ہے بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے اور ان کے جلسوں میں جانا ناجائز۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۴۳: از محلّہ سوداگران مسئولہ حضرت ننھے میاں صاحب مدظلہم ذی القعدہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام نے یہ رکوع "**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ**"[82] (اے اہل ایمان! ہو جاؤ اللہ تعالٰی کے مددگار۔ت) پڑھا پھر **من بنی اسرائیل** کی جگہ **منکم** کہہ گیا۔ زید نے بعد سلام کہا کہ قرآن عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرماتا ہے: اللہ کے مددگار ہو جاؤ، پھر بنی اسرائیل کی حالت دکھائی جاتی ہے کہ ایک گروہ ان میں سے ہمارا فرمانبردار ہوا اور ایک فرقہ نے کفر کیا منکم کی ضمیر گویا انصار اللہ ک طرف تم نے راجع کی تو **معاذاللہ** صحابہ کے دو گروہ ہوگئے

---

[81] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

[82] القرآن الکریم ۶۱/ ۱۴

اس پر امام نے جواب دیا کہ قرآن عظیم عامہ مسلمین سے بھی خطاب فرماتا ہے کفار سے بھی خطاب فرماتا ہے اگر ایسا نہیں یعنی مخاطبہ اس کا صرف صحابہ کرام ہی سے ہو تو اوامر او نواہی سب اٹھ جائیں گے اور کوئی کافر کافر نہ رہے گا۔ اور یہ کہہ دے گا کہ ہم کو کوئی حکم نہیں پہنچا، اس پر زید نے کہا کیا ہم کمینے اس قابل نہیں کہ قابل نہیں کہ قرآن عظیم ہم سے مخاطبہ فرمائے، صحابہ سے اس نے خطاب فرمایا ان کے صدقہ میں ہم کو ملا، عالمگیر دنیا کا بادشاہ ایک چمار سے بات کرنے میں اپنی تذلیل سمجھے گا۔ ہماری نسبت قرآن عظیم سے وہ نہیں جو چمار کو علمگیر سے ہے، کافروں سے مخاطبہ نہیں بلکہ ان کو جھڑکیاں دینا ہے

"وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ "[83] (اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اے مجرمو۔ت) یہ جھڑکی ہے یا مخاطبہ، شہنشاہ مجرم بدمعاش بدکار کو حکم سزا سنایا کرتا ہے اس کو کلام نہیں کہتے، صحابہ کرام کے پاک ذکر میں طغیان کلام میں یہ بھی زید کے منہ سے نکل گیا کہ اگر وہ ایسی جان نثاری اور ایسی کوششیں نہ فرماتے تو مورخین تاریخ میں لکھ دیتے کہ ایک صاحب پیدا ہوئے اور انھوں نے یہ دعوی کیا، ان پر کتاب اتاری گئی اس کے سوا اور کچھ پتا نہ چلتا۔ یہ انھیں کی جانبازیوں کا نتیجہ ہے جو ہم مسلمان ہیں، ان کا احسان اسلام پر قرآن پر اور سب پر، اگر معاذاللہ احسان سے قائل کی نیت اس وقت غصہ یا حماقت کے سبب منت نہادن ہو تو اس کی نسبت کیا حکم ہوگا حالانکہ زید کے اندر کے دل کا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن عظیم پر کسی کا احسان نہیں حتی کہ جس اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اس نے نزول اجلال فرمایا ان کا بھی کوئی احسان اس پر نہیں بلکہ اسی کے احسانات بے نہایت ہیں، وہ اپنے عقیدے میں روح ایمان کے طریقہ پر رکھتا ہے کہ اس کی ایک آیت کریمہ خود حضور پر نور سید المرسلین نبی الانبیاء اور جمیع مخلوقات الٰہی سے افضل تر ہے کہ وہ باری عزوجلالہ کی صفت کریمہ ہے اور یہ مخلوق وہ قدیم ہے اور یہ حادث اور وہ نماز ہوئی یا نہیں؟ **بینوا توجروا**

الجواب:

نماز تو یقینا ہوگئی، ضمیر منکم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پھرنی کچھ ضرور نہیں، التفات بھی ہوسکتا ہے، اور پھرے بھی تو حرج نہیں، بعض کہ اس وقت **الذین امنوا** اور بظاہر صحابہ میں داخل تھے **معاذاللہ** بعد کو مرتد ہوگئے جن سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قتال فرمایا جس کا ذکر آیہ کریمہ:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ	اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ

[83] القرآن الکریم ۳۶/ ۵۹

وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ "[84]	وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا، مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت کرنے والے کی ملامت اندیشہ نہ کریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے، اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

یہاں بھی یاایھاالذین اٰمنوا سے خطاب فرمایا اور انھیں میں سے بعض معاذاللہ مرتد ہوئے، اور وہ اللہ کے پیارے صدیق اکبر اور ان کے پیرو ہوئے، زید کا کہنا کہ خطاب الٰہی صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ہے اور ہم بالطبع داخل ہیں بہت صحیح ہے، اور واقعی قرآن کریم کفا رسے زجر کے سوا خطاب کم فرماتا ہے، غالبا اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ ان سے یوں فرمادو، "يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ قُلْ"[85]، "قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ"[86]، "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا"[87]، "قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا"[88] وغیر ذالک۔ پھر بھی بعض جگہ سوائے زجر بھی قرآن عظیم نے بنفس نفیس ان سے خطاب فرمایا ہے۔

قال تعالٰی "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿ۙ۲۸﴾ "[89]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے وہ لوگوں جو موسی وعیسٰی پر ایمان کا نام لیتے ہو، یعنی یہود ونصاری اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تمھیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا اور تمھارے لئے نور کردے گا جس سے صراط پر چلو اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

معالم شریف میں ہے:

یاایھاالذین اٰمنوا اتقواﷲ، الخطاب لاھل الکتابین من الیھود والنصارٰی یقول یاایھاالذین اٰمنوابموسی وعیسی	اے اہل ایمان! اللہ کا تقوی اختیار کرو، یہ یہود ونصارٰی اہل کتاب کو خطاب ہے فرمایا اے وہ لوگو! جو موسٰی وعیسٰی پر ایمان لائے

---

[84] القرآن الکریم ۵/ ۵۴
[85] القرآن الکریم ۱۰۹/ ۱
[86] القرآن الکریم ۳/ ۹۸
[87] القرآن الکریم ۶۲/ ۶
[88] القرآن الکریم ۳/ ۱۲
[89] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۸

اتقوا اللہ فی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم [90]۔	تمھیں حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں ڈرنا چاہئے۔(ت)

زید نے جو کچھ مدح صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں کہا سب حق ہے اور سچی محبت صحابہ سے ناشی ہے اور وہ لفظ احسان کہ اس کی زبان سے نکلا اس کی توجیہ نہایت صاف وآسان ہے، قرآن مصحف کریم کو بھی کہتے ہیں، اس قرآن مجید کا ہدیہ کیا ہے، فلاں نے قرآن عظیم کو ہبہ کیا، یا فلاں مسجد پر وقف کیا، یا قرآن کریم کی جلد بندھواؤ، یا چولی چڑھاؤ، یا غلاف سی دو، ان تمام محاورات میں قرآن سے مصحف ہی مراد ہے، اور بلاشبہ یہ محاورہ عام شائع متعارف ہے اور مصحف یعنی یہ اوراق اور ان پر یہ نقوش ساتی روشنائی ضرور حادث وجنس مخلوق ہے، اور اجلہ کا اس سے افضل ہونا ممکن نہ ہو یہ کسی دلیل قطعی سے ثابت نہیں بلکہ جب جنگ صفین میں امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کے حضور قرآن عظیم بلند کیا گیا فرمایا: **ھذا مصحف صامت وانا مصحف ناطق** [91]۔ یہ خاموش قرآن ہے اور میں قرآن ناطق ہوں۔ اگر قرآن سے زید کی یہی مراد تھی تو اس پر کچھ الزام نہیں اور اس کا وہ بیان کہ میں قرآن کو ایسا جانتا ہوں، استدراک ودفع وہم ہوگا، یعنی قرآن حقیقی کی نسبت تو میرا یہ اعتقاد ہے جو حرف بحرف ہے، مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اکرم الاولین کہنے کے اجازت نہیں، یہ نام پاک عرف میں رب العزت کے لئے ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکرم الاولین والآخرین ہیں، غرض زید کی نسبت حکم فتوٰی تو یہ لکھا کہ اس کا کلام معنی صحیح رکھتا ہے، اور وہ کسی سخت الزام کا مورد نہیں ______ لیکن وہ اپنی نیت کو خوب جانتا ہے اور اس کا رب اس سے اعلم، اگر یہ کلمہ اس نے قرآن حقیقی قدیم ہی کی نسبت کہا ہو تو اس صورت میں ضرور حکم سخت ہوا، اس تقدیر پر تجدید اسلام لازم ہوگی پھر اس کے بعد تجدید نکاح وبیعت وحج کے احکام، قرآن عظیم غنی عن العلمین ہے، وہ اس سے پاک ومنزہ ہے کہ تمام عالم میں اس کا اس پر کچھ احسان ہو، اگر سارا جہان کفر کرتا اس کی عظمت میں ذرہ بھر فرق نہ آتا اور اگر سارا جہاں ایمان لے آئے اس کی عظمت میں ذرہ بھر اضافہ نہ ہو کہ اس کی عظمت نا محدود ہے اور نا محدود پر اضافہ محال، بالجملہ یہ معاملہ زید اور اس کے رب میں ہے شرعا اس پر کوئی الزام نہیں کہ صاف تاویل موجود ہے، ہاں حفظ زبان کی احتیاط لازم، واللہ تعالٰی اعلم۔

[90] معالم التنزیل علی ہامش الخازن تحت آیۃ یایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ الخ مصطفی البابی الحلبی المصر ۷/ ۴۰
[91]

مسئلہ ۴۴: از میرٹھ کوٹھی سید محمد حسین صاحب بیرسٹر مسئولہ محمد مجتبٰی خاں ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تبلیغ خلافت کی غرض سے جامع مسجد میں ایک جلسہ ہوا جس میں ہنود بھی شریک ہوئے، دوران تقاریر میں مسلمانوں نے اللہ اکبر کے نعرے لگائے اور ہنود نے بندے ماترم، مہاتما گاندھی کی جے، تلک مہاراج کی جے کے نعرے لگائے، کیا ہنود کو مساجد میں اس قسم کے نعرے لگانا جائز ہے؟ اور اگر بعض مسلمانوں نے خود اپنی زبان سے اسی مقام پر دوران تقاریر میں اہل ہنود کے ساتھ یا خود پیش قدمی کرتے ہوئے اس قسم کی جے کی آوازیں بلند کی ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟ **بینوا بالدلیل توجروا من الرب الجلیل** (دلیل کے ساتھ بیان کرو رب جلیل سے اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

مشرکین کی جے پکارنا ان کی تعظیم ہے اور کافروں کی تعظیم کفر ہے، فتاوٰی ظہیریہ واشباہ و درمختار میں ہے، **تبجیل الکافر کفر** [92] (کافر کی تعظیم کفر ہے۔ت) ایسے کلمہ گویوں پر لازم ہے کہ نئے سرے سے اسلام لائیں، پھر اپنی عورتیں رکھنا چاہیں تو ان سے از سر نو نکاح کریں، بلکہ ایسے جلسوں میں جو مضامین باطلہ و مخالف شرع ہوتے ہیں پر بہ نیت تحسین **اللہ اکبر** کہنا بھی حرام قطعی ہے کہ ذکر الٰہی کی توہین ہے۔ مشرکوں کو مسجد میں اس طرح لے جانا اور ان کا اپنے کلمات کفر بالاعلان کہنا اور مسلمان کہلانے والوں کا اسی پر راضی ہونا باجماع امت حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما بنیت المساجد لما بنیت له [93] (وفی اخری) لذکر اللہ والصلوۃ وقراءۃ القراٰن [94]۔	مسجدیں تو صرف اس لئے بنیں جس لئے بنیں، دوسری روایت میں ہے وہ تو اللہ تعالٰی کی یاد اور نماز اور تلاوت قرآن کے لئے بنیں۔

[92] الاشباہ والنظائر کتاب السیر والردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۱/ ۲۸۸، درمختار کتاب الحظر والاباحۃ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱
[93] صحیح مسلم کتاب المساجد قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۰۱
[94] صحیح مسلم باب وجوہ غسل البول الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۳۸، کنز العمال حدیث ۲۰۷۹۳ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۷/ ۶۶۱

یہاں تک کہ صحیح حدیثوں میں فرمایا: جو مسجد میں اپنی گمی چیز کو پوچھے اس سے کہو لا ردالله علیك ضالتك وان المساجد لم تبن لهذا[95] اللہ تیری گمی چیز کو تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہ بنیں، نہ کہ کافروں کے لے جانے اور مشرکوں کی جے پکڑوانے کے لئے، مگر کیا کیجئے کہ ان لوگوں کے دل مسخ ہوگئے، انھوں نے مشرک کے غلام ہو کر اللہ ورسول کے سب احکام منسوخ کردیئے، احمق بے عقل وجاہلوں کی کیا گنتی ساری کمیٹی میں سب سے بڑے عالم کہلانے والے مولوی عبدالباری فرنگی محلّی ہیں جنھوں نے جلسہ مدراس میں اپنے منہ سے اپنے آپ کو نہ صرف عالم بلکہ بہت بڑا مجدد کہا وہ اقرار لکھ رہے ہیں کہ وہ بالکل پس روگاندھی کے ہیں اس کو اپنا رہنما بنالیا ہے جو وہ کہتا ہے وہی مانتے ہیں " اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ " [96] (ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔ت) اس کا نام دین ہے اس کا نام اسلام ہے حالانکہ رب عزوجل فرماتا ہے: اگر تم نے کافروں کا کہا مانا تو ضرور تم بھی مشرک ہو۔

" وَ لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ " [97] " وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ " [98] واللہ تعالٰی اعلم۔	بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے، واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۴۵: از مانڈے۔برمارود نمبر ۲۹ زرباری مرسلہ حاجی حسین احمد صاحب ماسورتی سوداگر آہن

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنے وعظ میں کہا کہ فرعون نے ایک نماز میں خداوند کریم سے پانی کی دعا مانگی اور کہا میں تجھ کو وحدہ لاشریك له جانتا ہوں میری دعا قبول فرما، پس اس کی دعا قبول ہوئی آج کل کے مسلمانوں کا ایمان اگر فرعون جتنا بھی ہوتا سب جنت میں چلے جاتے، دوسری بات یہ کہی کہ ترک موالات پانچ بنائے اسلام سے بڑھ کر ہے، پس ایسے واعظ کے لئے کیا حکم ہے ایسے ملعونہ کلمات سے کافر ہوا یا نہیں؟ اگر نہیں تو فاسق ہوا یا نہیں؟ اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب:

اس کی دونوں باتیں کفر ہیں، فرعون بالاجماع وبنص قطعی قرآن کافر تھا،

قال اللہ تعالٰی " كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ "	اللہ تعالٰی نے فرمایا: ان کافروں سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا نوح کی قوم اور رس والوں اور ثمود نے اور فرعون اور قوم لوط نے اور ایکہ والوں اور تبع

[95] جامع الترمذی ابواب البیوع النھی عن البیع فی المسجد امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/ ۱۵۸

[96] القرآن الکریم ۲/ ۱۵۶

[97] القرآن الکریم ۶/ ۳۳

[98] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ "[99]	کی قوم نے ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو تکذیب رسل پر ہم نے جو وعید فرمائی تھی ان سب پر ثابت ہو گئی۔

مسلمانوں کے ایمان کو اس کافر اکفر کے ایمان سے کم کہنا صریح کفر ہے، یہ کفر کو ایمان پر تفضیل دینا ہے، کافر میں ایمان کہاں اور وہ بھی مسلمانوں کے ایمان سے افضل، جس کا نام ان لوگوں نے ترک موالات رکھا ہے، اول تو وہ ہر گز ترک موالات نہیں، مشرکوں سے صراحۃ موالات کر رہے ہیں بلکہ ان کے غلام بن رہے ہیں، ان میں جذب ہو چکے، ان میں فنا ہو رہے ہیں، مشرک کے پس رو ہوئے، اسے اپنا رہنما بنالیا، جو وہ کہتا ہے وہی مانتے ہیں، ان کے سب سے بڑے عالم مولوی عبدالباری فرنگی محلّی نے صاف صاف ان باتوں کا اقرار کیا اور صراحۃ لکھ دیا کہ میں نے قرآن وحدیث کی تمام عمر بت پرستی پر نثار کردی، قرآن عظیم نے بکثرت آیتوں میں تمام کفار سے موالات قطعاً حرام فرمائیں مجوس ہوں خواہ یہود ونصارٰی ہوں، خواہ ہنود، اور سب سے بدتر مرتدان ہنود، اور یہ مدعیان ترک موالات مشرکین مرتدین سے یہ کچھ موالات برت رہے ہیں۔ پھر ترک موالات کا دعوٰی، اس کی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ کوئی مشرک مہادیو کو پوجتا جائے اور کہے دیکھو شرک بہت بری چیز ہے سوا خدا کے کسی کو نہ پوجنا وغیر خدا کو سجدہ نہ کرنا، نصارٰی سے ترک معاملت جائز دنیویہ جس کا نام انھوں نے ترک موالات رکھا ہے وراسے فرض بلکہ مدار ایمان بتاتے ہر گز شریعت نے اسے واجب نہ کیا، یہ ان کا شریعت پر افتراء اور ان کا بلکہ ان کے رہنما گاندھی کا اختراع ہے، ان سب امور کی تفصیل ہماری کتاب **المحجة المؤتمنه** میں ہے۔ اور بفرض غلط اگر یہ واجب بھی ہوتی تو اسے اسلام کی پانچوں بناؤں سے بڑھ کر کہنا صریح کفر تھا، اللہ عزوجل کو ایک اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اس کا رسول برحق ماننے کے برابر بھی کوئی فرض نہیں ہو سکتا، سب فرض اس کے نیچے ہیں اور اس کے سبب مقبول، یہ نہ ہو تو سب مردود،

قال اللہ تعالٰی " وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ "[100]	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور جو کچھ انھوں نے کام کئے تھے ہم نے قصد فرما کر انھیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا۔ (ت)

[99] القرآن الکریم ۵۰ /۱۲تا۱۴
[100] القرآن الکریم ۲۵ /۲۳

وقال تعالٰی "وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ‌ۚ وَهُوَ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ" [101]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائیگا اور وہ اخرت میں زیاں کاروں سے ہے۔(ت)

بالجملہ واعظ مذکور کے کفر میں کوئی شک نہیں اور اس کے پیچھے نماز ایسی ہے جیسی گاندھی کے پیچھے، اس کی عورت نکاح سے نکل گئی، اسے واعظ بنایا اس کا وعظ سننا درکنار مسلمانون کو اس سے میل جول اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا، اس سے سلام کلام، اس کی موت وحیات میں کوئی معاملہ اہل اسلام سب یکسر حرام جب تک وہ اپنے کلمات ملعونہ سے توبہ کرکے اسلام نہ لائے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۴۶: مسئولہ حکیم عبدالرحمٰن محلّہ جمال پورہ مقال سون پت ضلع رہتک ۱۱ شوال المعظم ۱۳۳۴ھ

منبع الفضل وبرکات الزمان مولانا احمد رضا خان ادامہ اللہ تعالٰی بالفیض والاحسان، السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالٰی، اما بعد واضح رائے عالی ہو کہ بسط البنان کے رد میں آنجناب کے دو رسالہ "ادخال السنان" اور "واقع اللسان" دیکھے جن کے مطالعہ سے تمام شکوک رفع ہوگئے اور اپ کی اقصی مراتب کی تحقیق سے دل خوش ہوا، اما ایک یہ شبہ باقی رہ گیا ہے امید ک اس معما کو عمافہم عبارت میں کارڈ ملصقہ پر حل فرماکر تشفی فرمائیں گے، شبہ یہ ہے کہ چونکہ "ادخال السنان" کے تمام دلائل سے تو حضور سرور کائنات علیہ افضل التحیات کا عالم الغیب ہونا بماکان وبمایکون کاپیش از وفات ہی باحسن طریقہ ثابت ہوگیا، لیکن مشکوۃ شریف کے باب الشفاعت میں صحیحین کی حدیث میں یلھمنی محامدہ احمدہ بھا لاتحضرنی الاٰن [102] (مجھے ایسے محامد کا الہام ہوگا جن کا اس وقت مجھے علم نہیں۔ ت) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محامدہ وثنا مستثنٰی ہیں یعنی یہ محامد حضرت کو قیامت کے اس وقت خاص سے پیشتر نہیں عطا کئے گئے کیونکہ ترمذی شریف میں اسی باب میں لم یفتحہ علی احد قبلی [103] (مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئیں۔ ت) فرمایا ہے۔ اور شیخ دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کی شرح اشعۃ اللمعات میں اسی طرح کی ہے:

ہم دران وقت نورے خاص از مقام قرب و معرفت در دل من افتد کہ علم آن محامد	مقام قرب ومعرفت سے اس وقت میرے دل میں ایک نور خاص پیدا ہوا گا جو ان

[101] القرآن الکریم ۳/ ۸۵
[102] مشکوۃ المصابیح باب الحوض والشفاعۃ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۸۸
[103] جامع الترمذی باب ماجاء من الشفاعۃ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۶۶

اثران باشد[104]۔	محامد کا اثر ہوگا۔(ت)

اور اس حدیث سے تیسری حدیث کے اس جملہ لم یفتحہ علی احد من قبلی کی شرح میں لکھتے ہیں:

نکشادہ الہام نکردہ بر ہیچ یکے پیش از من بلکہ بر من نیز پیش ازیں وقت چنانچہ از حدیث سابق لائح می شود[105]۔	مجھ سے پہلے ان کا کسی پر الہام نہ ہوگا بلکہ میں بھی اس سے پہلے ان کو نہ جانوں گا جیسا کہ سابقہ حدیث سے واضح ہے۔(ت)

اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں گویا اسی حدیث کو بیان فرماتے ہیں:

فیاتی ویسجد ویحمد اللہ بمحامد یلھمہ اللہ تعالٰی ایاہ فی ذلك الوقت لم یکن یعلم قبل ذلك الوقت[106]۔	آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف لاکر سجدہ ریزی کرینگے اور اللہ تعالٰی کی ایسی محامد کریں گے جن سے اللہ تعالٰی آپ کو اس وقت نوازے گا اس سے پہلے وہ آپ کے علم میں نہ ہوں گی۔(ت)

پس ان عبارات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ محامد اسی وقت تعلیم ہوں گے، اور یہ محامد بھی من جملہ مایکون سے ہے، تو گویا ابھی تک اس کا علم حضور کو نہیں۔ اور گویا بعض اشیاء کا علم نہ ہوا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا، تو تمام اشیاء کا علم نہ ہوا اور اس میں احتمال ذہول بھی نہیں رہتا کیونکہ خود اس سے انکار فرماتے ہیں کہ ہم کو اس کا علم عطا نہیں ہوا۔ امید کہ مفصل جواب عطا فرمائیں گے، اطمینان کے لئے دریافت ہے، اور مرقاۃ میں اس کی کیا شرح کی گئی ہے؟

الجواب:

مولانا المکرم اکرمکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کارڈ کے مطالعہ سے محظوظ ہوا، مولٰی تعالٰی آپ کو برکات دے، ایسی حق پسندی وحق جوئی نہایت قابل مسرت ہے۔ ماکان ومایکون جس کے ذرہ ذرہ کا احاطہ کلیہ قرآن عظیم واحادیث صحیحہ وارشادات ائمہ سے آفتاب روشن کی طرح ثابت ہے، اس کے معنی ماکان من اول یوم ویکون الی اخر الایام یعنی روز اول آفرینش سے روز قیامت تک جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے ایک ایک ذرے کا علم تفصیلی حضور کو عطا ہوا، شرق وغرب

---

[104] اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ(فارسی) باب الحوض والشفاعۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۳۸۸

[105] اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ(فارسی) باب الحوض والشفاعۃ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴/ ۳۸۹

[106] فتوحات مکیہ الباب الخامس والعشرون وثلثمائۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/ ۸۷ و ۴۰۳ و ۳/ ۹۲ و ۹۳

میں سمٰوٰت وارض میں عرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہیں۔ذات وصفات حضرت عزت احاطہ وتناہی سے بری ہیں، ممکن نہیں کہ جمیع مخلوقات کا علم مل کر اس کی ذات علیہ یا کسی صفت کریمہ کو محیط ہوسکے کبھی کوئی اسے پورا جان سکے گا۔ مومنین واولیاء وانبیاء اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوات واکمل التسلیمات ابدالاباد تک اس کی معرفت میں ترقی فرمائیں گے، ہر روز اس کے وہ محارم معلوم ہوں گے جو کل تک نہ معلوم تھے اور یہ سلسلہ ابد تک رہے گا کبھی ختم نہ ہوگا۔ روزانہ بے شمار علوم متعلق ذات وصفات ان پر منکشف ہوں گے اور ہمیشہ ذات وصفات میں نامتناہی غیر معلوم رہے گا کہ وہ محیط کل ہے کسی کے احاطہ میں نہیں آسکتا۔ وہ حدیث متعلق بہ محامد علوم ذات وصفات میں ہے اور بیشک حق ہے اور دعوی اہل حق کو کچھ مضر نہیں۔ **ولہ الحمد وھو تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۴۷: مسئولہ قاضی قاسم میاں از مقام گونڈل علاقہ کاٹھیاوار بروز چہار شنبہ ۴ذی القعدہ ۱۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومشائخ عظام اس معاملہ میں کہ زید کہتا ہے کہ سوائے خدا کے کچھ نہیں یعنی یہ بھی خدا وہ بھی خدا، زید بھی خدا، بکر بھی خدا، علی ہذا القیاس، یعنی خالق ومخلوق نہیں، فعل فاعل مفعول خدا میں صورت بے صورت ہے، بے صورت صورت ہے، نہ یہ ہے نہ وہ ہے، نہ زید ہے نہ عمرو ہے نہ بکر ہے، خدا ہی خدا ہے، جن کی تائید میں یہ چند اشعار جو اپنے بنائے ہوئے ہیں وہ پیش کرتا ہے، اور چند اشعار دیوان جام جم مصنفہ طالب حسین صاحب فرخ آبادی کے جو فرخ آباد کے مطبع مورس کمپنی بزریہ میں چھپی ہے پیش کرکے اپنا مسلک بتلاتے ہیں جو بطور نمونہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ یہ اشعار بھی زید خود کے ہیں جن کا تخلص اطہر ہے:

بندے کو تو خدا کہوں اور اس کو کیا کہوں ۔۔۔ بند کو بندہ اور نہ خدا کو خدا کہوں
اطہر ہی خدا ہے غرض دو میں ایک سے ۔۔۔ زیور کو زر کہوں نہیں اور کیا کہوں
اگر سب بھول بیٹھا تو خدا بھی بھول جا اطہر کہ ہے یہ سب بڑا دھو کا خدا خود ہے خدا خود ہے
میں ہی مرسل میں ہی مرسل میں ہی اخبار اور قرآن ۔۔۔ محمد اور میں ہی اللہ آہاہا ، آہاہا
نہ مفتی ہے نہ خنجر ہے نہ حد ہے نہ شریعت ہے ۔۔۔ خدا ہے تو اگر سچا انا الحق کہہ انا الحق کہہ
خدا ہو کر نہ بندہ بن زباں کھول دے پیارے ۔۔۔ ہے یہ آزادی کا رستہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ
نہ رکھ روزہ نہ کر سجدہ نہ جا کعبہ میں توجہ کو ۔۔۔ نہ ہے روزہ نہ ہے سجدہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ
خدا تھا کب محمد تھے شریعت تو ہے مفروضہ ۔۔۔ نہیں ہے ما سوا حق کا انا الحق کہہ انا الحق کہہ
معبود تو خدا کو کہے حور پر مرے ۔۔۔ شہوت پرست گر نہ کہو اس کو کیا کہوں

اللہ کے سوا نہیں پھر بولتا ہے کون اطہر تجھے خدا نہ کہوں اور کیا کہوں
اطہر تو برائے نام ہوں میں حیرت نہیں ہے اللہ ہوں میں عارف ہے اگر تو شک مت لاؤ اور نہیں میں اور نہیں
آپ ہی عرش اور آپ ہی کرسی، آپ ہی دوزخ اور جنت آپ مکیں ہے آپ مکان ہے کیا کیا شور مچایا ہے
کافر کو تو برا کہوں مومن کو کیا کہوں ! اچھا کہوں نہ اس کو نہ اس کو برا کہوں

مصنفہ طالب حسین فرخ آبادی:

بنا ایک وحدت کی تصویر میں ہوں مرید آپ ہی، آپ ہی پیر میں ہوں
نہ دیکھا ہو جس نے اسے مجھ کو دیکھے نہاں وعیاں اس کی تصویر میں ہوں
عذاب کس کا ثواب کیسا گناہ کہتے ہیں کس یارو وہی ہے فاعل جو خیر و شر کا خطا ہے عطا خطا ہے
عجب معمہ ہے یہ عزیز و خلا ملا ہے ملا خلا ہے برا بھلا اب کہوں میں کس کو بھلا برا ہے. برا بھلا ہے

(۱) مذکورہ بالا عقیدہ کو حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سینہ کا علم بتاتا ہے جو آج تک سینہ بہ سینہ مشائخ طریقت میں چلا آتا ہے اور اسی کا نام وصول الی اللہ ہے،

(۲) اور یہی زید ظاہر میں نماز کے لئے اٹھتا ہے تو اپنے مریدوں کے سامنے یہ بھی کہتا ہے کہ ذرا خدا کو دھوکا دے لوں، اسی طرح قولی اور فعلی کاروائی کرکے شریعت مطہرہ سے وہ وہ نفرتیں دلاتا ہے کہ مسلمان کے کلیجے پاش پاش ہو جاتے ہیں۔

(۳) اور یہی زید وعظ میں بھی پکار پکار کر کہتا ہے کہ شریعت تمھارے ماں باپ نے بھی سکھائی، شریعت تو تمھارے استادوں نے بھی سکھائی، شریعت تو تمھارے مولویوں نے بھی سکھائی مگر خدا کے ملنے کا تو رستہ کچھ اور ہے اور یہ تو منتر کچھ اور ہے اور اسی قسم کے دھوکے دے کر مسلمانوں کو اپنی مریدی کی طرف راغب کرتا ہے اور مرید کرکے مذکور عقیدہ اور یہی اللہ کی تعظیم کرتا ہے یعنی خالق مخلوق نہیں۔ اب التماس یہ ہے کہ اس زید کا عقیدہ کیسا ہے، مسلمان اس کے ساتھ کیا برتاؤ کریں، شرع شریف میں اس کے لئے تعزیزی بھی ہے یا نہیں، مسلمانوں کو اس کی مریدی سے خارج ہو کر بعد توبہ جدید نکاح کا ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر جدید نکاح کی ضرورت ہے تو پہلا مہر کافی ہے یا نہیں، اگر اس جدید نکاح میں عورت قبول نہ کرے تو کیا صورت ہے؟ کتاب تذکرہ غوثیہ مسلمانوں کے پڑھنے اور عمل کرنے کے قابل ہے یا نہیں؟ براہ مہربانی اوپر کے سوالوں کے جوابات مفصل طور سے ارقام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں وعندالناس مشکور ہوجئے گا۔ فقط

الجواب:

صورت مذکورہ میں زید یقیناً کافر مرتد ہے، اس کے کلام سر تا پا کفر سے بھرے ہوئے ہیں، مثلاً (۱) زید و عمرو بکر سب کو خدا کہنا (۲) خدا کو مخلوق اور مفعول کہنا (۳) بندہ کو خدا کہوں (۴) خدا کو خدا نہ کہوں دوسرا عـــہ شعر لکھنے میں سائل سے کچھ رہ گیا ہے (۵) تیسرے شعر میں خدا کے بھول جانے کی فرمائش اور کہ یہ بھی بڑا دھوکا ہے (۶) چوتھے شعر میں اپنے آپ کو اللہ کہنا (۷) رسول کہنا (۸) قرآن کہنا (۹) پانچویں شعر میں شریعت کا انکار (۱۰) انا الحق کہنے پر اصرار (۱۱) چھٹے شعر میں بھی یہی (۱۲) بندہ بننے کی ممانعت (۱۳) ساتویں میں وہی (۱۴) بروجہ انکار نماز روزے، حج کی ممانعت (۱۵) آٹھویں شعر میں خدا کی نفی (۱۶) شریعت کو فرضی و ساختہ بتانا کہ سیاق و سباق سے یہی مراد متعین ہے۔ (۱۷) وہ ان الحق (۱۸) دسویں شعر میں خدا بننا (۱۹) گیارھویں میں بھی یہی (۲۰) تیرھویں میں مومن کو اچھا نہ کہنا کافر کو برا نہ کہنا، یہ بیس کفر تو زید کے کلمات مذکور میں کھلے کھلے ہیں۔ (۲۱) سولھویں شعر میں عذاب و ثواب کا انکار (۲۲) سترھویں شعر میں بھلے کو برا، برے کو بھلا کہنا (۲۳) ان صریح عقائد کفر ملعون کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنا (۲۴) کفر کو وصول الی اللہ بتانا (۲۵) نماز کے لئے اس کا کہنا کہ خدا کو دھوکا دے لوں اس کے کلمات سابقہ کے لحاظ سے لائق تاویل نہ رہا، معنی استہزاء میں متعین ہوگیا اور وہ کفر ہے (۲۶) شریعت سے نفرت دلانا (۲۷) شریعت کو راہ خدا نہ ماننا

بالجملہ زید ان کافروں میں ہے جن کو فرمایا گیا ہے **من شك فی عذاب وکفرہ فقد کفر** [107] جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔ سلطنت اسلام ہوتی تو اس کی تعزیر یہ تھی کہ بادشاہ اسلام اسے قتل کرتا، اس کا اختیار غیر سلطان کو یہاں نہیں۔ مسلمانوں کو اس سے میل جول حرا، اس سے سلام کلام حرام، اس کے پاس بیٹھنا حرام، اس کا وعظ سننا حرام، وہ بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو غسل دینا حرام، کفن دینا حرا،م، جنازہ اٹھانا حرا، جنازہ کے ساتھ چلنا حرام، اس پر نماز حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اسے مسلمانوں کی طرح دفن کرنا حرام، اس کے لئے دعائے بخشش کرنا حرام، اسے کچھ ثواب پہنچانا حرام، اسکی قبر پر جانا حرام، جو ان باتوں میں سے کوئی بات اسے مسلمان جان کر کرے گا یا اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائے بخشش کرے گا یا اسے

عـــہ: ظاہراً یوں ہے ع اطہر ہے یا خدا ہے الخ۔

[107] درمختار باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶

ثوب پہنچائے گا اگرچہ اسے کافر جان کر وہ خود کافر ہوجائے گا جو لوگ اس کے مرید اس کے ہوچکے ہیں ان پر فرض ہے کہ اس سے جدا ہوں دور بھاگیں کہ وہ بیعت اس کے ہاتھ پر نہیں ابلیس کے ہاتھ پر ہوئی، پھر ان مریدوں میں جو اس کے ان کفروں سے آگاہ تھے اور اس کے بعد مرید ہوئے یا بعد مریدی کے آگاہ ہوئے اور اس کی بیعت سے الگ نہ ہوئے وہ سب بھی اسلام سے خارج ہیں، ان پر بھی فرض کہ نئے سرے سے مسلمان ہوں، توبہ کریں، توبہ واسلام کے بعد ان کی عورتوں اگر ان سے دوبارہ نکاح پر راضی نہ ہوں تو ان پر جبر نہیں۔ عورتیں جس سے چاہیں اگر عدت گزر چکی ہے تو ابھی ورنہ بعد عدت اپنا نکاح کرلیں اور اگر انھیں سے دوبارہ نکاح کریں، تو مہر جدید لازم آئیگا اور پہلا مہر بھی اگر باقی ہے دینا ہوگا۔ کتاب تذکرہ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے مثلاً غوث علی شاہ جگن ناتھ کی چوکی پر اشنان کرتے ملے کسی نے پہچانا تو بولے کہ اس شخص کے دو باپ تھے، ایک مسلمان اس کی طرف سے حج کر آیا ہے، دوسرا باپ ایک پنڈت تھا اس کی طرف سے جگن ناتھ تیرتھ کرنے آیا ہے ایسی ناپاکی بے دینی کی کتاب کا دیکھنا حرام ہے جس مسلمان کے پاس ہو جلا کر خاک کردے، **واللہ الھادی الی صراط مستقیم** (اللہ تعالٰی ہی صراطِ مستقیم کی ہدایت دینے والا ہے۔ت) **واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۴۸: مسئولہ عبدالرحمٰن طالب علم مدرسہ چھیپیوں احمد آباد گجرات ۷ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ چند اشخاص کی موجودگی میں ایک مرید نے اپنے پیر کی شان میں یہ قصیدہ پڑھا اور پیر نے اس قصیدہ کو سن کر پڑھنے والے کو کہا کہ تو میرا حبیب ہے اور اس کے بعد یہ قصیدے منبر پر پڑھے جاتے ہیں اور اس کے جواز کا حکم پیر نے دیا آیا شرعاً یہ قصیدہ جائز ہیں یا نہیں؟ قصیدہ مذکور یہ ہے:

مرحبا یا مرحبا یاشاہ لواری مرحبا	نور الہدٰی خیر الورٰی یاشاہ لواری مرحبا
یا امام العالمین و انتخاب اولین	ختم ولایت مقتدا یا شاہ لواری مرحبا
پیشوائے اولیا تو برگزیدہ ذوالجلال	شافع ہر دوسرا یا شاہ لواری مرحبا
کن عطا فضل وکرم امروز فردائے کریم	صامع بجز تو نیست کس یاشاہ لواری مرحبا
یابشیر ویا نذیر وائے شہ اولو العزم	ملجائے والا صفیا یا شاہ لواری مرحبا
منعم و مسجود قیوم و جہان بحر کرم	طالب ومطلوب ومصدر یاشاہ لواری مرحبا
ذات تو احد ولے میم موجودات او	خلق عالم را سبب یا شاہ لواری مرحبا

قاب قوسین توئی گفت مازاغ البصیر	جائے تو رشک مدینہ یاشاہ لواری مرحبا
سید کونین سالار رسل گنج نہاں	یا محمد ن الزمان یاشاہ لواری مرحبا
ہست مدعا مظہر ذات تو مسند نشیں	لایموت ولم یزل یاشاہ لواری مرحبا
مشکل کشا احمد زماں القاہ اللہ بہرما	آوارہ پرور حافظا یاشاہ لواری مرحبا

الجواب:

یہ خالص کفر ہے اور اس کا قائل اس کا اجازت دہندہ، اس کا پسند کنندہ سب مرتد ہیں، کسی امتی کو آں[۱] سرور عالم کہنا، [۲]علیہ الصلٰوۃ کہنا، [۳]مسجود ومخلوق کہنا، [۴]خیر الورٰی کہنا، [۵]انتخاب اولین کہنا، [۶]شافع ہر دوسرا کہنا، [۷]سید کونین کہنا تو حرام وجزاف تھا ہی یوہیں [۸]خلق عالم راسبب اور [۹]**قاب قوسین** اور [۱۰]**مازاغ البصر** اور [۱۱]جائے تو رشک مدینہ کہنا، ان میں بہت کلمات موہم کفر یا منجر بکفر ہیں، [۱۲]مگر ذات تو احد اور [۱۳]سالار رسل اور [۱۴]مسند نشین لم یزل کہنا قطعاً یقیناً کفر ہے۔ یوہیں فقہائے کرام نے [۱۵]قیوم جہاں غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔ مجمع الانہر میں ہے:

اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق (جل وعلا) نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرہا یکفر[108] اھ، واللہ تعالٰی اعلم۔	اگر کوئی اللہ تعالٰی کی صفات مختصہ میں سے کسی صفت کا اطلاق مخلوق پر کرے، مثلاً اسے قدوس کے یا قیوم یا رحمٰن کہے تو کافر ہو جائے گا اھ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت)

مسئلہ ۴۹: از کلکتہ محلّہ دہی ہٹہ ۸۱ مولوی ولی اللہ خاں صاحب　　۵ شعبان المعظم ۱۳۳۵ھ بروز چہار شنبہ

حضرات علمائے کرام کچھ عرصہ سے ایک ضخیم کتاب گلزار وحدت مصنفہ پیر جی نجم الدین متوطن جھنجون ضلع جے پور طبع ہوئی جس میں جابجا ملحدانہ مولات مندرج ہیں مشتے نمونہ اخروار عرض ہے:

وہی وہی کوئی اور نہ دوجا	اس بن کوئی اور نہ سوجا
ہر رنگ سے بے رنگی آیا	ہر ہر بھیس سے آپ دکھایا
آپ ہی دیکھتے آپ ہی دکھاوے	پھر وہ آپ کو آپ سراوے
کہیں محمد ہو کر آیا	ہادی مہدی نام دھرایا
کہیں عارف ہو اگیانی	اپنی اپنے قدر پہچانی

[108] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۰

کہیں عاشق ہوئے پھرے دیوانا		کہیں معشوق محبوب یگانہ
کہیں عابد ہو کرے عبادت		کہیں زاہد ہو کرے ریاضت
کہیں مؤذن بانگ سناوے		آپ ہی آپ کو سیس نواوے
کہیں برہمن سنکھ بجایا		آپ ہی اپنا مرجس گایا
کہیں رند ہوا شرابی		راگ رنگ جنگ ربابی
کون ہے آدم کون ہے ابلیس		کون سلیمان اور بلقیس
یہ سب انچھر وہ ہے معنا		پہن لیا ہے ایسا بانا
یہ سب روپ اسی نے دھارے		ایک ایک سے بھی نیارے

ص ۳:

ایک نے اتنے نام دھرائے		ایک ایک سے بھی نیارے
اول ہو کر آخر ہوا		ظاہر ہو کر باطن بیا
کہیں واجب معبود کہلایا		کہیں ممکن بندہ بن آیا
جیسے جل کر برف بنائی		جل بن اس میں اور نہ کائی
جوں حباب دریا سے اٹھے		آخر اس کا اس میں میٹے
بیرنگی بہ رنگ لے آیا		ہر ہر نتھ میں آپ پوجایا
مکھ پر چادر میم کی رکھ کر آپ غفور		احمد اپنا نام دھر جگ میں کیا ظہور
نجما دیکھ اس یار کی رمزوں کی دستور		ہر رنگ میں بیرنگ رہا دور کا دور

ص ۷۴: پھر جس شخص نے خلق اور خالق کو دو سمجھے اور ایک نہ جانا وہ مشرک ہے کہ مبتلا ہوا بیچ شرک خفی کے، اور جس شخص نے کہا ذات کو ساتھ فردیت کے یعنی خلق اور خالق کو ایک سمجھا وہ موحد ہے۔

ص ۵۹: اے عزیز چھٹا مرتبہ انسان کامل کا ہے وہ مشرک ہے مرتبوں ذاتی اور خلق میں یعنی اگر اس تعین بشریت کے خیال سے اس کو دیکھے تو آدمی اور اگر اس کی کمالیت فقر کی طرف دیکھے تو اللہ تعالٰی ہے بموجب اس قول کے، قول صوفیہ: **اذا اتم الفقر فھو الله** (جب فقر مکمل ہوا تو اللہ ہوا۔ت)

ص ۱۱۹ ص ۱۲۰: نقل ہے کہ جب حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے درس توحید شروع کیا اور مسئلہ وحدۃ الوجود کو ظاہر فرمانے لگے۔ چنانچہ یہ رباعی ان کی تصنیف ہے:

لا آدم فی الکون ولا ابلیس　　لا ملك سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارۃ وانت المعنی　　یا من ھو للقلوب مقناطیس

یعنی آدم ہے نہ شیطان ہے جہان میں نہ ملک سلیمان علیہ السلام کانہ بلقیس کا، پھر یہ سب عبارت ہیں اور واس عبارت کے معنی ہے اسے وہ کوئی جو واسطے دلوں کے لوہ چکا ہے۔

ف: یعنی جس طرح پتھر لوہ چگی کا ہوہ کو اٹھالیتا ہے، اسی طرح دلوں مخلوق کو اپنے تابع کر رکھتے ہیں، غرضکہ شیخ مذکور نعرہ ہمہ اوست کا مارنے لگے، علماؤں نے اس میں صلاح اور مشورہ کئے، کرے اور بتلائے کہ یہ فقیر تو شریعت میں رخنہ ڈالنے لگا۔ اول تو اس کو قائل کرو، اگر نہ مانے گا تو اس کو ماریں گے، غرضکہ سب کی صلاح سے ایک شخص نے ان علماؤں سے آکر شیخ کے پاس عرض کیا کہ حضرت آپ کی دعوت ہے آپ ہی نے قبول کری، اس شخص نے کئی قسم کے کھانے پکائے اور ایک خوان میں جدا جدا برتنوں میں دھرلایا اور ایک رکابی میں پلیتی بھی بھر کر اس خوان میں لایا۔ آپ نے وے تمام کھانے جو نفیس تھے کھائے اور پاخانہ نہ کھایا، جب اس شخص نے کہا کہ حضرت اس کو بھی کھالوی بھی کوئی غیر نہیں ہے۔ وہ ہی ہے، شیخ نے فرمایا بہت اچھا ان کے مکان کے صحن میں ایک حوض پانی کا تھا آپ نے پانی میں غوطہ مار کر خوک کی صورت ہو کر نکلے اور اس پاخانہ کو کھالیا، اور پھر حوض میں غوطہ مارا اور آدمی کی شکل ہو کر نکل آئے اور فرمایا اے عزیز وہ طعام بھی میں نے کھایا اور یہ پاخانہ بھی میں نے کھایا مگر طعام واسطے صورت انسان کے تھی اور پاخانہ واسطے شکل خوک کے بنا کر آیا وہ میں ہی تھا کہ آدمی تھا اور خوک ہوگیا، حضرات اسی طرح تمام کتاب جو ۴۲۵ صفحوں پر لکھی گئی ہے مضامین الحادیہ سے مملو ہے، بارہا پیر جی مذکور کے متبعین سے جو ایک جماعت جہلا کی ہیے، کہا گیا کہ یہ کتاب سراسر عقائد کو خراب کرنے والی اور ناقابل عمل ہے مگر جواب یہی ملتا ہے کہ علمائے عظام حنفی المذہب سے اس کے متعلق استفسار کیا جائے جو ارشاد ہوگا اس کے مطابق عمل کیا جاوے گا۔ اس لئے یہ چند حوالہ جات معروضہ بالا مقالات مختلفہ سے نقل کرکے استدعا ہے کہ عندالشرع اس شخص کا معہ اس کے مریدین اور متبعین کے جو حکم ہو بوضاحت تحریر فرما کر مزین بمہر فرمائیں تاکہ جماعت جہلاء جو ان کے دام تزویر میں ہے رہائی پاکر راہ یاب ہوں۔ **واللہ تعالٰی ھوالموافق۔**

الجواب:

یہ کلمات الحاد ہیں اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت جو وہ ملعون حکایت نقل کی ہے محض کذب وافتراء وساختہ ابلیس لیعین ہے، توحید ایمان ہے، اور وحدۃ

وجود حق اور زعم اتحاد الحاد، صوفیہ کرام تو صاحب تحقیق ہیں اور ان کے ایسے مقلدین ملحد وزندیق ہیں، اس کتاب کا جس کے پاس ہو اس پر جلادینا فرض ہے اور سامنے دیکھنا حرام اور اس پر اعتقاد رکھنا کفر یہیں سے اس شخص کے مریدین اور متبعین کا حال ظاہر۔ **واللہ تعالٰی اعلم۔**

مسئلہ ۵۰: از گڑھی اختیار خاں تحصیل خان پور ریاست بہاولپور مرسلہ محمد یار صاحب واعظ ۹ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ

قبلہ معتقدین دام ظلہ، از خاکسار محمد یار مشتاق دیدار بعد نیاز حسب اینکہ شب معراج آپ کا قصیدہ معراجیہ پڑھا گیا جس پر وہابیوں نے دولھا اور دولھن کے متعلق شور اُٹھایا کہ اللہ جل جلالہ و حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے حق میں ان الفاظ کا استعمال کرنا موجب کفر ہے، شب برات یہاں یہاں گڑھی اختیار خاں میں ان الفاظوں کے متعلق وہابیوں کی طرف سے میرے ساتھ ایک طویل بحث ہونے والی ہے، اے مجدد بمن بے سروسمان مددے، قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے، ضرور مہربانی فرما کر دلائل قاطع سے اس تشبیہ کا ثبوت مدلل کرکے اسی ہفتہ میں بھیج کر مسلمانانِ اہلسنت وجماعت کو عزت بخشیں، حضور پر فرض سمجھی جارہی ہے، یہ فی سبیل اللہ بصدقہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کام کو سب کاموں پر مقدم فرما کر وہ تحریر فرمادیں کہ موجب اطمینان اہل اسلام ہو۔

الجواب:

اللہ عزوجل نے وہابیہ کی قسمت میں کفر لکھا ہے، انھیں ہر جگہ کفر ہی کفر سوجھتا ہے، قصیدہ مذکورہ میں دو جگہ دولھن کا لفظ ہے اور چار جگہ دولھا کا، وہ اشعار یہ ہیں:ـ

(۱) نئی دولھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے آل تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

(۲) نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پر آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

(۳) دولھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسار ہے تھے

(۴) خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنارہے تھے

(۵) بچا جو تلووں کا ان کے دھوون بناوہ جنت کا رنگ وروغن
جنھوں نے دولھا کی پائی اترن وہ پھول گلزار نور کے تھے
(۶) جھلک سی اک قدسیوں پہ آئی ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دولھا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے[109]　　(ملتقطا)

ان میں کون سی جگہ **معاذاللہ** اللہ عزوجل کو دولھا یا دولھن کہا گیا ہے **ولکن الوھابیۃ قوم یفترون** (لیکن قوم وہابیہ جھوٹ بولتی ہے۔ت) وہابیہ کی بنائے مذہب کذب وافترا پر ہے۔اور کیونکر نہ ہو کہ ان کے پیشوا اسمٰعیل دہلوی نے اپنے معبود کے لئے جھوٹا ہونا روا رکھا ہے، ہاں مشیخیت نبی رکھے نہ ہو کہ ان سے بنچتا ہے، اب اگر یہ بھی جھوٹ سے بچیں تو عابد و معبود برابر ہو جائیں گے، اسی لئے ان کے دین میں نماز سے بھی بڑھ کر فرض ہوا کہ جھوٹ بکا کریں کہ کسی طرح اپنے ساختہ معبود سے تو کم رہیں "**ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ**"[110]، "**لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ**"[111] (کتنا کمزور چاہنے والا اور وہ جس کو چاہا، بیشک کیا ہی بُرا مولٰی اور بیشک کیا ہی بُرا رفیق۔ت)

شعر اول میں تو دولھن کسی کو نہ کہا اپنے معنی حقیقی پر ہے، زینت کعبہ کو نئی دولھن کی زیبائش سے تشبیہ دی ہے جس طرح ان حدیثوں میں جنت کی جنبش سرور کو دولھن کی نازش سے، خطیب نے تاریخ بغداد میں عقبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عقبہ اور انس دونوں اور ازدی نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے دریافت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم وعلیہما الصلٰوۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا **ماست الجنۃ میسا کما تمیس العروس فی خدرھا**[112] جنت خوشی سے جھومنے لگی جیسے نئی دولھن فرحت سے جھومے۔

شعر سوم میں کعبہ کو دولھن کہا اور مکان آراستہ کو دولھن کہنا محاورہ صحیحہ شائعہ ہے امام احمد

---

[109] حدائق بخشش قصیدہ معراجیہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی حصہ اول ص ۱۰۵تا۱۰۷

[110] القرآن الکریم ۲۲/ ۷۳

[111] القرآن الکریم ۲۲/ ۱۳

[112] المعجم الاوسط حدیث ۶۱۷۱ المکتبۃ المعارف الریاض ۸/ ۵۹، اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ مناقب اہلبیت بحوالہ الخطیب دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۳۸۸

مسند میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عسقلان احدی العروسین یبعث منھا یوم القیٰمۃ سبعون الفًالاحساب علیھم[113]۔	عسقلان دو دولھنوں میں کی ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر حساب نہیں۔

مسند الفردوس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

طوبٰی لمن اسکنہ اللہ تعالٰی احدی العروسین عسقلان اوغزۃ[114]۔	شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالٰی دو دلھنوں میں سے ایک بسائے عسقلان یا غزہ۔

باقی چار اشعار ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دولھا کہا ہے اور وہ بیشک تمام سلطنت الٰہی کے دولھا ہیں، امام قسطلان مواہب لدنیہ شریف میں نقل فرماتے ہیں:

انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رأی صورۃ ذاتہ المبارکۃ فی الملکوت فاذاھو عروس المملکۃ[115]۔	نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شب معراج عالم ملکوت میں اپنی ذات مبارکہ کی تصویر ملاحظہ فرمائی تو دیکھا کہ حضور تمام اہلسنت الٰہی کے دولھا ہیں (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

دلائل الخیرات شریف میں ہے:

اللھم صلی علی محمد وعلٰی اٰلہ بحر انوارك ومعدن اسرارك ولسان حجتك وعروس مملکتك[116]۔	الٰہی درود بھیج محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کی آل پر جو تیرے انوار کے دریا اور تیرے اسرار کے معدن اور تیری حجت کی زبان اور تیری سلطنت کے دولھا ہیں۔

علامہ محمد فاسی اس کی شرح مطالع المسرات میں فرماتے ہیں:

---

[113] مسند امام احمد از حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۲۵

[114] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۹۴۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۴۵۰، کنز العمال حدیث ۳۵۰۷۷ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲/ ۲۸۹

[115] المواہب اللدنیہ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۵۷

[116] دلائل الخیرات منزل دوم جامع مسجد ظفریہ مریدکے شیخوپورہ ص ۱۰۵

مملکتك ھوق موضع الملك شبہ بمجتمع العرس ومافیہ من الاحتقال والتناہی فی الصنیع والتانق فی محسناتہ وترتیب امورہ وکونہ جدیدا ظریفا واھلہ فی فرح وسرور نعمۃ وحبور فرحین بعروسھم راضین بہ محبین مکرمین لہ، موتمرین لامرہ متنعمین لہ بانواع المشتہیات بدلیل اثبات اللازم الذی ھوا العروس، والمعھود تشبیہ مجتمع العرس بالمملکۃ وعکس التشبیہ ھنا لاقتضاء المقام ذلك لیفید ان سر المملکۃ ونکتتہا ومعناھا الذی لاجلہ کانت ھو المصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کما ان سر مجتمع العرس ونکتتہ ومعناہ الذی لاجلہ کان ھو العروس والمصطفی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ھو الانسان الکبیر الذی ھو الخلیفۃ علی الاطلاق فی الملك والملکوت قد خلعت علیہ اسرار الاسماء والصفات ومکن من التصرف فی البسائط والمرکبات والعروس یحاکی شانہ شان الملك والسلطان فی نفوذ الامر وخدمۃ الجمیع لہ وتفرعنھم لشانہ ووجدانہ مایجب ویشتھی مع الرای واصحابہ فی مؤنتہ وتحت اطعامہ فتم التشبیہ وتمکنت الاستعارۃ[117]۔

اس عبارت سراپا بشارت کاخلاصہ یہ ہے کہ امام محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہ الشریف نے اس درود مبارک میں سلطنت کو برات کے مجمع سے تشبیہ دی کہ اس میں کیسا اجتماع ہوتا ہے اوراس کی آرائش انتہاء کو پہنچائی جاتی ہیں، سب کام قرینے سے ہوتے ہیں۔ ہر چیز نئی اور خوش آئند لوگ اپنے دولھا پر شاداں وفرحاں اسے چاہنے والے اس کی تعظیم واطاعت میں مصروف اس کے ساتھ قسم قسم کی من مانتی نعمتیں پاتے ہیں۔اور عادت یوں ہے کہ برات کے مجمع کو سلطنت اور دولھا کو بادشاہ سے تشبیہ دیتے ہیں یااس کا عکس کیاکہ سمجھا جائے کہ جس طرح برات کے مجمع کا مغز وسبب دولھا ہوتا ہے یو ہیں تمام مملکت الٰہی کے وجود کاسبب اوراس کے اصل راز ومغز ومعنٰی صرف مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں ع

دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہے

[117] مطالع المسرات باب ابتداء اللہ تعالٰی مکتبہ نوریہ رضویہ لائلپور ص ۲۲۳

اس لئے کہ حضور تمام ملک وملکوت پر اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں جن کو رب عزوجل نے اپنے اسماء وصفات کے اسرار کا خلعت پہنایا اور ہر مفرد ومرکب ہیں تصرف کا اختیار دیا ہے، دولھا بادشاہ کی شان دکھاتا ہے، اس کا حکم برات میں نافذ ہوتا ہے، سب اس کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے کام چھوڑ کر اس کے کام میں لگے ہوتے جس بات کو اس کا جی چاہے موجود کی جاتی ہے، چین میں ہوتا ہے، سب براتی اس کی خدمت میں اور اس کے طفیل میں کھانا پاتے ہیں، یوہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں بادشاہ حقیقی عزوجل کی شان دکھاتے ہیں، تمام جہاں میں ان کا حکم نافذ ہے، سب ان کی خدمت گار وزیر فرمان ہیں، جو وہ چاہتے ہیں اللہ عزوجل موجود کردیتا ہے ماارٰی ربك الایسارع فی ھواك[118]۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہما حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے، تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا کھاتا ہے کہ "انما انا قاسم واللہ المعطی"[119] صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر نعت کع دینے الا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں ہوں۔ یوں تشبیہ کامل ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الٰہی کے دولھا ٹھہرے، والحمد للہ رب العالمین۔

ان تقریرات سے واضح ہوا کہ ان معانی پر دولھن، دولھا، زوج، زوجہ کی طرح باہم مفہوم متضائف نہیں۔ عسقلان وعزہ کو حدیث نے دولھنیں فرمایا، دولھا کون ہے؟ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لکل شی عروس وعروس القراٰن الرحمٰن[120]۔	ہر شے کی جنس میں ایک دولھن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۃ الرحمٰن دولھن ہے۔

یہاں کسے دولھا ٹھہرائے گا؟ تو قصیدہ سے وہ مہمل ملعون خیال پیدا کرنا کسی ایسے ہی کا کام ہوگا مگر حدیثیں تو اس سے بڑھ کر اوہام باطلہ والوں پر قہر ڈھائیں گی، حاکم صحیح مستدرد اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[118] صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قولہ ترجی من تشاء قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۷۰۶

[119] صحیح بخاری کتاب الاعتصام قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۸۷

[120] شعب الایمان حدیث ۲۴۹۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۴۹۰

ان اللہ تعالٰی یبعث الایام القیمة علی ھیأتھا ویبعث یوم الجمعة زھراء منیرة اھلھا یحفون بھا کالعروس تھدی الی کریمھا[121]۔	بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا، اور جمعہ کو چمکتا روشن دیتا، جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کئے ہوئے جیسے نئی دولھن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کرکے لے جاتے ہیں۔(ت)

امام اجل ابوطالب مکی قوت القلوب اور حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء میں فرماتے ہیں:

قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان الکعبة تحشر کالعروس المزفوفة(قال الشارح الی بعلھا)وکل من حجھا یتعلق باستارھا یسعون حولھا حتی تدخل الجنة فید خلون معھا[122]۔	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے شب زفاف دولھن کو دولھا کی طرف لے جاتے ہیں، تمام اہل سنت جنھوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اس کے ساتھ یہ سب داخل جنت ہوں گے۔

نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے:

منه الحدیث "یزف علی بینی وبین ابراھیم علیه الصلوة والسلام الی الجنة" ان کسرت الزاء فمعناه یسرع من زف فی مشیه وازف اذا اسرع وان فتحت فھومن زففت العروس ازفھا اذا احدیتھا الی زوجھا[123]۔	یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضی میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے، یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف یوں لیے جائیں گے جیسے نئی دولھن کو دولھا کے یہاں لے جاتے ہیں،

امام اجل ابن المبارک وابن ابی الدنیا وابوالشیخ اور ابن النجار کتاب الدرر الثمینہ فی تاریخ المدینۃ

---

[121] المستدرک للحاکم کتاب الجمعہ باب سید الایام یوم الجمعہ دار الفکر بیروت ۱/ ۲۷۷

[122] احیاء العلوم کتاب اسرار الحج باب فضیلۃ البیت مطبعۃ المشہور الحسٔی القاہرہ مصر ۱/ ۲۴۱، اتحاف السادۃ التقین کتاب اسرار الحج باب فضیلۃ البیت دارلفکر بیروت ۴/ ۲۷۴، قوت القلوب کتاب الحج ذکر فضائل البیت الحرم دار صادر بیروت ۲/ ۱۲۱

[123] النہایہ لابن الاثیر باب الزء مع الفاء المکتبۃ الاسلامیہ الریاض ۲/ ۳۰۵

میں کعب احبار سے راوی کہ انھوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کے الفاظ یہ ہیں کہ:

روی ابن المبارك ن عائشة رضی الله تعالٰی عنها انها قالت ذکر وارسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وکعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار[124]۔	یعنی امام ابن المبارک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا

ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا طواف عـــہ۱ کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلٰوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے اور صلٰوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں، یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔

حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفاًمن الملئکة یزفون عـــہ۲ صلی الله تعالٰی	جب حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر

عـــہ۱: فی المواهب الشریفة من فجر یطلع الانزل سبعون الفاًمن الملئکة حتی یحفون[125] الحدیث فقال العلامة الزرقانی ای یطوفون[126] الخ۔

مواہب شریف میں ہے ہر صبح ستر ہزار فرشتے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں۔ علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ یفون کا معنی یطوفون (طواف کرتے ہیں) ہے الخ (ت)

عـــہ۲: هذا مافی المشکوة ومجمع بحار الانوار او المدارج الشریفة ولفظ التذکرة والمواهب یوقرونه صلی الله تعالٰی علیه وسلم[127] من التوقیر بمعنی التعظیم والکل صحیح، والله تعالٰی اعلم ۱۲ منه

یہ مشکوٰۃ، مجمع بحار الانوار اور مدارج شریف کے الفاظ ہیں۔ تذکرہ اور مواہب میں ہے اس کا معنی یوقرون ہے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں۔ اور تمام معانی صحیح ہے، واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ (ت)

---

[124] شرح الزرقانی علی المواہب بحوالہ الدرر الثمینہ المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفۃ بیروت ۸ /۳۴۹، التذکرۃ فی احوال الموتی باب فی بعث النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من قبرہ دارلحدیث مصر ص۱۶۳ المواہب اللدینۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۲۵

[125] المواہب اللدینۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۲۵

[126] شرح الزقانی علی المواہب الدینیۃ القصد العاشر دار المعرفۃ بیروت ۸/ ۳۴۹

[127] التذکرۃ فی احوال الموتی والآخرۃ باب فی بعث النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من قبرہ دار الحدیث مصر ص ۱۶۳

علیہ وسلم[128]۔	تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دولھن کو کمال اعزاز واکرام وفرحت وسرور وراحت وآرام وتزک احتشام کے ساتھ دولھا کی طرف لے جاتے ہیں۔

مجمع بحارالانوار میں بعلامت ط علامہ طیبی شارح مشکٰوۃ سے بعد ذکر حدیث علی مثل عبارت مذکورہ نہایہ ہے:

ومنہ فی الوجھین فی سبعین الفا عـــہ من الملئکۃ یزفونہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[129]۔	ستر ہزار فرشتے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر آپ کا طواف کرتے ہیں (ت)

شیخ محقق محدث دہلوی قدس سرہ مدارج میں اسی حدیث ک ترجمہ میں فرماتے ہیں:

چوں مبعوث می گردد وآنحضرت از قبر شریف بیروں می آید میان ایں فرشتگان زفاف می کنند اورا و زفاف دراصل بمعنی بروں عروس بخانہ زوج ومراد ایں جالازم معنی ست کہ بردن محبوت ست پیش محب یعنی بردن آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بدرگاہ عزت[130]۔	جب آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مزار اقدس سے باہر تشریف لائیں گے توفرشتوں نے دولھا کی طرح آپ کو گھیرا ہوگا۔ زفاف کا معنی دولہن کا خانہ زوج سے باہر آنا ہوتا ہے، یہاں لازم معنی مراد ہے کہ محبوب کو محب کے پاس لے جانا یعنی حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کورب اکرم کی بارگاہ اقدس میں لے جانا (ت)

اب وہابیہ بولیں کس کس کو کافر کہیں گے مگران کواس پر تنبیہ بیکار، انکے مذہب کی بناء ہی اس پر ہے کہ اللہ ورسول تک کو مشرک بتاتے ہیں۔ پھر اور کس کی کیا گنتی، ان کے امام نے تقویت الایمان میں صاف لکھ دیا: "جو کہے اللہ ورسول نے دولتمند کردیا، وہ مشرک ہے[131]،" حالانکہ بعینہٖ یہی کلمہ خود اللہ عزوجل

عـــہ: سقط الفاظ الفامن نسختہ الطبع فلیستبنہ ۱۲ منہ	باخبر رہیں کہ مطبوعہ نسخہ میں "الفا" کا لفظ ساقط ہے ۱۲ منہ (ت)

[128] التذکرۃ فی احوال الموتی باب فی البعث النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دارالحدیث مصر ص ۱۶۳، مشکوٰۃ المصابیح باب الکرامات فصل الثالث مطبع مجتبائی دہلی ص ۵۴۶

[129] مجمع بحار انوار تحت لفظ زفف مطبع نولکشور لکھنو ۲/ ۶۳

[130] مدارج النبوت باب پنجم مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۱۴۰

[131] تقویۃ الایمان

وسید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قرآن عظیم وحدیث صحیح میں فرمایا ہے۔

قال اللہ تعالٰی "وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ"[132]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور انھیں کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ ورسول نے انھیں دولتمند کردیا اپنے فضل سے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

ماینقم ابن جمیل الا انہ ان کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ[133]۔	ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتارج تھا اللہ ورسول نے اس کو دولتمند کردیا۔

مسلمان دیکھیں کہ وہ بات جو اللہ جل جلالہ نے فرمائی اللہ کے رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمائی، وہابیہ کا امام منہ پھیر کر کہہ رہا ہے کہ جو ایسا کہے مشرک ہے، پھر بھلا جس مذہب میں اللہ ورسول تک معاذاللہ مشرک ٹھہریں اس سے مسلمانوں کو کافر کہنے کی کیا شکایت!

ولا حول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ "وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۟"[134]۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	اللہ تعالٰی عظیم کی توفیق وتوانائی کے بغیر نہ برائی سے پھرنے کی قوت اور نہ نیکی بجالانے کی طاقت، اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (ت

[132] القرآن الکریم ۹/ ۷۴

[133] صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فی قول اللہ تعالٰی وفی الرقاب الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۸

[134] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷